صوفی کبیر شیخ خراسان ابو عبد الرحمان سُلمی رحمۃ اللہ علیہ کی مایۂ ناز کتاب

"آداب الصحبۃ وحسن العشرۃ" کا سلیس اردو ترجمہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

شیخ ابو عبد الرحمن سلمی کی مایہ ناز کتاب

آداب الصحبۃ وحسن العشرۃ

کا

سلیس اردو ترجمہ

آدابِ زندگی

ترجمہ

محمد رئیس اختر مصباحی، بارہ بنکوی

جامعہ اشرفیہ، مبارک پور

ناشر

اشرفیہ اسلامک فاؤنڈیشن، حیدرآباد، دکن
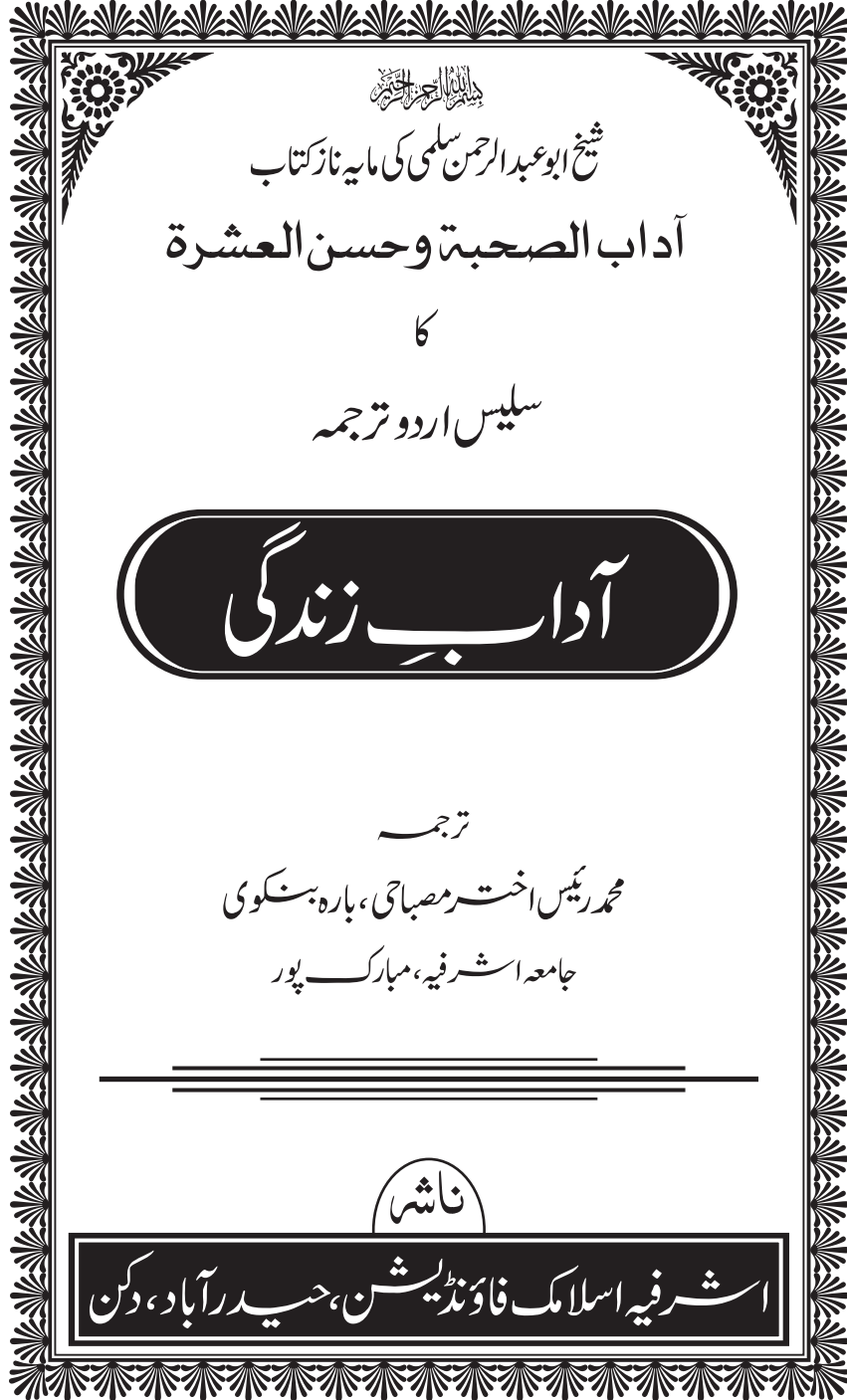
نام کتاب	:	آداب الصحبة وحسن العشرة
مصنف	:	شیخ ابوعبدالرحمن سلمی، نیشاپوری [۳۳۵ھ - ۴۱۲ھ]
ترجمہ	:	آدابِ زندگی
مترجم	:	محمد رئیس اختر مصباحی، بارہ بنکوی
تصحیح	:	ادیب اسلام، حضرت مولانا نفیس احمد مصباحی استاذ جامعہ اشرفیہ، مبارک پور، اعظم گڑھ
تقدیم	:	سراج الفقہا، حضرت مفتی نظام الدین رضوی مصباحی صدر المدرسین جامعہ اشرفیہ، مبارک پور، اعظم گڑھ
اشاعت اول	:	۲۰۱۷ء/۱۴۳۸ھ
صفحات	:	۸۴
ناشر	:	اشرفیہ اسلامک فاؤنڈیشن، حیدر آباد، دکن

ملنے کے پتے

[۱]

[۲]

[۳]

فہرست

عرض مترجم

گزشتہ سال محب گرامی جناب بشارت علی صدیقی صاحب (M.B.A.) بانی اشرفیہ اسلامک فاؤنڈیشن، حیدر آباد، دکن نے "آداب الصحبة وحسن العشرة" مصنفہ ولی کبیر، شیخ خراسان امام حافظ ابو عبد الرحمن سُلمی علیہ الرحمہ کے اردو ترجمہ کی فرمائش کی۔

بشارت بھائی حیدر آباد، دکن کی ان علمی شخصیتوں میں سے ہیں جو دینی، تعلیمی، سماجی سرگرمیوں کے ساتھ ساتھ تصنیفی ذوق سے بھی آشنا ہیں۔ دستیاب کتابوں کے ساتھ ان کے وسیع کتب خانے میں سینکڑوں اہم کم یاب اور نایاب کتابوں کا ذخیرہ بھی موجود ہے جو انھوں نے بڑی کاوش اور سعی بلیغ سے یک جا کیا ہے ایسے مخلص صاحب علم وقلم شخصیت کی بات رد کرنا ناچیز کے بس میں نہ تھا، تعمیل حکم کا وعدہ کر لیا لیکن ان دنوں کچھ تعلیمی مصروفیات تھیں، اس لیے رمضان المبارک میں ترجمہ کا کام شروع کیا اور کتاب کے بیش تر حصہ کے ترجمہ اور تخریج کا کام رمضان ہی میں ہو گیا، تھوڑا بہت کام رہ گیا تھا، وہ بھی بفضلہ تعالی ماہ ربیع الاول میں عید میلاد النبی کی تعطیل میں مکمل ہو گیا۔

بعض مشکل مقامات کے ترجمے کے لیے مخدوم گرامی، عمدة المحققین، مرجع العلما حضرت علامہ محمد احمد مصباحی دام ظلہ العالی ناظم تعلیمات جامعہ اشرفیہ مبارک پور کی بار گاہ میں رجوع کیا۔ حضرت نے ذرہ نوازی کا ثبوت دیتے ہوئے رہ نمائی فرمائی۔

پھر اصلاح اور نظر ثانی کی غرض سے استاذ محترم والد گرامی ادیب اسلام حضرت علامہ نفیس احمد مصباحی دام ظلہ العالی استاذ جامعہ اشرفیہ مبارک پور اعظم گڑھ کی بار گاہ میں پیش کیا، کثرت مصروفیات کے باوجود انھوں نے اس کتاب پر نظر ثانی فرما کر مفید اصلاحات سے نوازا اور کتاب کا نام "آداب زندگی" تجویز فرمایا۔

کتاب کی تکمیل کے بعد پھر اصلاح کی نیت سے اسے اپنے محسن ومربی استاذ محقق مسائل جدیدہ، سراج الفقہا، حضرت علامہ مفتی محمد نظام الدین رضوی مصباحی دام ظلہ العالی،

صدر المدرسین وصدر شعبہ افتا جامعہ اشرفیہ کی بارگاہ میں پیش کیا، قلتِ وقت اور کثرت کار کے باوجود حضرت نے اپنا قیمتی وقت نکال کر کتاب کا مطالعہ فرمایا، ساتھ ہی ایک مفید اور پر مغز مقدمہ تحریر فرماکر، ناچیز کی حوصلہ افزائی فرمائی اور کتاب کے پایۂ اعتبار کو دوبالا کردیا۔

اللہ تعالی ان بزرگوں کا سایہ صحت وعافیت کے ساتھ ہمارے سروں پر تادیر قائم رکھے اور انھیں ان کی خدمات جلیلہ کا وہ صلہ عطا فرمائے جو اس کی شان کریمی کے لائق ہے۔

بڑی ناسپاسی ہوگی اگر اس موقع پر حضرت مولانا **محمد اسلم مصباحی**، شعبۂ کمپیوٹر جامعہ اشرفیہ کا شکریہ ادا نہ کیا جائے جنھوں نے پورے اخلاص اور توجہ کے ساتھ کتاب کی کمپوزنگ کی اور اسے بروقت منظرِ عام پر لانے میں ہمارا تعاون کیا۔

برادر گرامی جناب **بشارت صدیقی** مد ظلہ کا بے حد مشکور ہوں جنھوں نے اس کتاب کے ترجمے کی ترغیب دی اور اس کی طباعت واشاعت کا بیڑا اٹھایا۔

مذکورہ اساطین امت اور علماے کرام کی نظر ثانی اصلاحات اور مفید مشوروں سے بہرہ مند ہونے کی بنا پر امید ہے کہ اسے دینی وعلمی حلقوں میں مقبولیت اور پذیرائی حاصل ہوگی اور قدر کی نگاہ سے دیکھا جائے گا، یہ کہنا مشکل ہے کہ ترجمے کا حق کما حقہ ادا ہوا یا نہیں، ترجمے میں احتیاط، دماغ سوزی اور دیدہ ریزی کے باوجود قلم کی لغزشوں نے ضرور راہ پائی ہوگی۔

دوران مطالعہ اگر کوئی خامی نظر آئے تو مطلع فرماکر شکریہ کا موقع عنایت فرمائیں اور اسے اس حقیر کے قصورِ نظر پر محمول فرمائیں اور خوبیوں کو ان بزرگوں اور کرم فرماؤں کے فیض کا نتیجہ سمجھیں۔ وصلی اللہ تعالی وسلم علی خیر خلقه سیدنا ومولانا محمد النبي الأمين، وعلى آله وصحبه أجمعين، إلى يوم الدين.

محمد رئیس اختر مصباحی، بارہ بنکوی
جامعہ اشرفیہ مبارک پور، اعظم گڑھ
Mobile: 9198411527
Email: mohdraees92@gmail.com

۱۸؍ جمادی الاولی ۱۴۳۸ھ
۱۶؍ فروری ۲۰۱۷ء
بروز پنج شنبہ

تقدیم

محقق مسائل جدیدہ، سراج الفقہا

حضرت علامہ مفتی محمد نظام الدین رضوی

صدر المدرسین وصدر شعبہ افتا جامعہ اشرفیہ مبارک پور، اعظم گڑھ

پیش نظر کتاب ''آداب زندگی'' چوتھی صدی ہجری کی عظیم الشان کتاب ''آداب الصحبۃ وحسن العشرۃ'' کا اردو زبان میں عام فہم وسلیس ترجمہ ہے جس کا مطالعہ کسی انسان کو اچھا انسان اور کسی معاشرہ کو بہتر و مثالی معاشرہ بنانے کے لیے کافی ہے آج کے دور میں جب کہ اخلاقی قدریں پامال ہو رہی ہیں بنی آدم اوصاف آدمیت سے بے گانہ ہو رہے ہیں اور انسانی خصائل میں بہیمانہ خصائل در آئے ہیں اس کتاب کی ضرورت پہلے سے بہت زیادہ ہے مگر کتاب عربی زبان میں ہونے کی وجہ سے ہندو پاک میں اس کی افادیت بہت محدود تھی اس لیے عزیز سعید مولانا محمد رئیس اختر مصباحی زادہ اللہ علما و فضلا نے اس کا اردو زبان میں ترجمہ کر کے قابل قدر کارنامہ انجام دیا ہے زبان شستہ اور ترجمہ اتنا سلیس و رواں ہے کہ پڑھنے سے ایک مستقل کتاب معلوم ہوتا ہے مولانا محمد رئیس اختر صاحب کے والد ماجد حضرت مولانا محمد نفیس احمد مصباحی دام مجدہ جامعہ اشرفیہ کے شعبۂ عربی ادب کے جلیل القدر استاذ ہیں انہوں نے پوری کتاب پڑھ کر اصلاح فرمادی ہے اس لیے میں نے انہی پر اعتماد کیا اور بعض مقامات سے کچھ مطالعہ کر کے پوری فہرست پڑھی جس سے کتاب کی اہمیت و افادیت کا اندازہ ہوا۔ آج کے حالات کے تناظر میں ضرورت تھی کہ اس کتاب میں

کچھ مضامین اکا اضافہ کیا جاتا۔ مثلا

(۱) مختلف اقوام وملل سے مخلوط سماج اور اسلامی ضابطہ اخلاق

(۲) غیر مسلم اکثریتی معاشرہ اور اسلام کا نظام معاشرت

(۳) مسلم ریاستوں کے غیر مسلم باشندوں کے ساتھ اخلاقی برتاؤ کے آئین

(۴) طلاق کے بڑھتے ہوئے رجحانات میں اسلامی نظام معاشرت کی ضرورت

خدا کرے یہ تکملہ بھی کبھی مرتب ہو جائے۔ دعا ہے کہ اللہ تبارو تعالی اس کتاب کی افادیت کو عام و تام فرمائے اور اس کے مترجم کے علم، عمر، قلم میں برکتیں عطا فرمائے اور انہیں اسی طرح کے اخلاقی، قومی و ملی کاموں کی توفیق مرحمت فرمائے۔

آمین بجاہ حبیبه المصطفی سید المرسلین والصلوۃ والسلام علیه و علی اٰله و صحبه و ازواجه اجمعین الی یوم الدین.

محمد نظام الدین الرضوی

خادم جامعہ اشرفیہ مبارک پور اعظم گڑھ

۲۱ر جمادی الاولی ۱۴۳۸ھ مطابق ۱۹ر فروری ۲۰۱۷ء

صوفی کبیر، شیخ خراسان
حافظ امام ابو عبد الرحمن سلمی علیہ الرحمہ

نام اور کنیت:

آپ کا نام محمد اور کنیت ابو عبد الرحمن ہے لیکن کنیت ہی سے مشہور ہوئے۔
نسب نامہ یہ ہے: محمد بن حسین بن موسی بن خالد بن سالم بن زاویہ بن سعید بن قبیصہ بن سراق بن ازدی نیشاپوری

ولادت و تربیت:

آپ کی ولادت ۱۰/ جمادی الآخرہ ۳۲۵ھ میں خراسان کے شہر نیشاپور میں ایک دین دار گھرانے میں ہوئی، بچپن ہی میں والد کا انتقال ہو گیا اس لیے آپ کی پرورش آپ کے نانا اسماعیل بن نجید کی تربیت میں ہوئی، وہ بچپن ہی سے آپ کو علمی مجلسوں اور حلقوں میں لے جاتے، آٹھ سال کی عمر سے ہی احادیث کی روایتیں لکھنا شروع کر دی تھیں۔

تحصیل علم:

طلب علم کے لیے عراق، ریّ، ہمدان، مرو اور حجاز کے سفر کیے۔ اور بے شمار علما و محدثین کے علمی فیضان سے مالا مال ہوئے۔

آپ کے چند مشہور شیوخ اور اساتذہ یہ ہیں:

ابراہیم بن احمد بن محمد ابزاری، ابو القاسم النصر آبادی، ابو بکر صیفی، ابو نعیم اصبہانی، ابن حسنویہ، ابو سعید احمد بن علی بن حسن نخعی، ابو الحسن احمد بن محمد طرائفی، اسماعیل بن نجید، ابو القاسم رازی، ابو محمد مراغی، حسان بن محمد قرشی نیشاپوری، امام حافظ ابو علی نیشاپوری، ابو علی

حسین بن محمد نیشاپوری، حسین بن محمد ازدی، ابو عمرو برذعی، ابوظہیر عمری بلخی، حافظ ابوالحسن دارقطنی، محمد بن احمد بن سعید رازی، ابوبکر محمد بن داؤد نیشاپوری، ابوعبداللہ صفّار اصبہانی، ابو بکر رازی، ابوبکر قفال شاشی، ابوعبداللہ شیبانی محدث نیشاپور۔

تلامذہ:

آپ کے خوان علم سے بہت سے علما فیض یاب ہوئے ان میں سے کچھ کے اسما یہ ہیں:
ابوبکر بیہقی، قاضی احمد بن عبد الواحد توّزی، ابوبکر شیرازی، ابو محمد جوینی، ابوالقاسم قشیری، عبیداللہ بن احمد ازہری، ابوالحسن مدینی نیشاپوری، ابوالحسن اوزکندی، حافظ ابو منصور نیشاپوری، ابوسعید بن ابوالخیر، ابوبکر تفلیسی، ابوعبداللہ حاکم نیشاپوری، ابوبکر مزکی، ابوصالح موذن، قاضی ابوالعلاواسطی۔

قلمی خدمات:

آپ کے نوک قلم سے سیکڑوں کتابیں اور رسالے معرض وجود میں آئے اور ارباب علم سے داد تحسین حاصل کی۔ امام ذہبی نے سیر اعلام النبلا میں محدث ابوسعید محمد بن علی خشّاب کے حوالے سے لکھا ہے کہ امام ابوعبدالرحمن سلمی نے تصوف پر سات سو اور علم حدیث پر تین سو اجزا لکھے اور آپ کے تمام قلمی جواہر پارے مقبول انام ہیں۔

ان میں سے کچھ کے نام یہ ہیں:

طبقات الصوفية، تاريخ أهل الصفة، الإخوة والأخوات من الصوفية، آداب التغازي، آداب الصوفية، الأربعين فى الحديث، الاستشهادات، أمثال القرآن، تاريخ الصوفية، جوامع آداب الصوفية، حقائق التفسير، درجات المعاملات، رسالة فى غلطات الصوفية، رسالة الملامتية، زلل الفقر، الزهد، السؤالات، سلوك العارفين، السماع، سنن الصوفية، عيوب النفس ومداواتها، الفتوة، الفرق بين

الشريعة والحقيقة، محن الصوفيه، مقامات الأولياء، مناهج العارفين اور آداب الصحبة وحسن العشرة (اس کتاب کا ترجمہ آپ کے ہاتھوں میں ہے)

ارباب علم ودانش کی نظر میں:

امام ذہبی نے فرمایا:

"الإمام الحافظ المحدث، شيخ خراسان وكبير الصوفية أبو عبد الرحمن النيسابوري الصوفي، صاحب التصانيف"

(امام سلمی محدث، حافظِ حدیث، شیخ خراسان، صوفی کبیر اور صاحب تصانیف تھے۔)

محدث ابو سعید خشاب نے فرمایا:

امام سلمی اپنے شہر اور تمام بلاد مسلمین میں ہر خاص وعام، موافق و مخالف بادشاہ ورعایا کے محبوب نظر تھے، اسی حالت میں آپ نے داعی اجل کو لبیک کہا۔

عبد الغافر ابن اسماعیل فارسی نے فرمایا:

"شيخ الطريقة في وقته، الموفق في جميع علوم الحقائق ومعرفة طريق التصوف وصاحب التصانيف المشهورة العجيبة. وجمع من الكتب ما لم يسبق إلي ترتيبه".

(امام ابو عبد الرحمن سلمی اپنے وقت کے شیخ طریقت، تمام علوم حقائق کے توفیق یافتہ راہ تصوف کے سناشا تھے، حیرت انگیز مشہور کتابیں تصنیف فرمائیں۔ اور ایسی کتابیں لکھیں جو آپ سے پہلے کسی نے نہیں لکھیں)

تصوف میں آپ کا مقام:

شیخ طریقت ابو عبد الرحمن سلمی تصوف کی وادیوں کے رمز شناس اور ان راہوں کے مسافر تھے اور تصوف وسلوک میں بہت اعلی مقام رکھتے تھے، ساتھ ہی ساتھ دین وشریعت کے بڑے عالم تھے اس لیے انھوں نے صوفیانہ نظریات کو دین وشریعت کی عدالت میں پیش

کر کے ان تمام غیر اسلامی نظریات کو الگ کر دیا جن کی اسلامی تصوف میں آمیزش ہوگئی تھی، "رسالة في غلطات الصوفية" وغیرہ اس کی واضح دلیل ہیں۔ آپ نے تصوف کو بہترین تشریح فرمائی:

"أصل التصوف ملازمة الكتاب والسنة وترك الأهواء والبدع وتعظيم حرمات الشيخ ورؤية أعذار الخلق والدوام علي الأوراد.

(اصل تصوف یہ ہے کہ کتاب و سنت پر عمل پیرا رہے، بدعت و خرافات سے بچے، اپنے شیخ و مرشد کے مقام و مرتبے کا احترام کرے، خلق خدا کی مجبوریوں پر نظر رکھے اور اوراد و وظائف کی پابندی کرے۔)

وفات:

آپ کی وفات شعبان ۴۱۲ھ میں نیشاپور میں ہوئی۔ آپ کے جنازے میں بے شمار لوگوں نے شرکت کی۔

اس مقالے کی تیاری میں درج ذیل مصادر سے مدد لی گئی ہے:

سیر أعلام النبلاء، (۱۵۴/۱۳) — تاریخ بغداد، (۲۴۸/۲)
الکامل فی التاریخ (۳۲۶/۹) — تذکرۃ الحفاظ (۱۰۴۶/۳)
میزان الاعتدال (۱۴۳/۳) — طبقات الشافعیہ للسبکی (۱۴۳/۴)
البدایۃ والنہایۃ (۱۲/۱۲) — طبقات الأولیاء (ص: ۳۱۳)
لسان المیزان (۱۴۰/۵) — شذرات الذهب (۱۹۶/۳)
الأعلام للزرکلی (۳۳۰/۶)

☆☆☆☆☆☆

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

مقدمۃ المصنف

تمام خوبیاں اللہ کے لیے جس نے اپنے خاص بندوں کو دینی محبت سے سرفراز فرمایا اور انھیں اپنے مخلص بندوں کی تعظیم اور اہل ایمان پر شفقت و مہربانی کی توفیق عطا فرمائی اور انھیں شریفانہ اور پسندیدہ اخلاق واطوار سے آراستہ کیا کہ وہ اپنے افعال وکردار اور حسن صحبت ورفاقت میں سید المرسلین ﷺ کا اتباع کریں اور خاتم النبیین ﷺ کے آداب اختیار کریں کہ آپ نے اللہ تعالی سے ادب حاصل کیا اور اس کے احکام کی باریکیوں پر مضبوطی سے عمل پیرا رہے، آپ کی مدح وثنا میں ارشاد ربانی ہے: ''وَ اِنَّكَ لَعَلٰى خُلُقٍ عَظِیْمٍ ۝۴'' (یقیناً آپ بلند اخلاق کے حامل ہیں) ساتھ ہی آپ کو کریمانہ اخلاق اور پسندیدہ عادات کی دعوت اپنے اس ارشاد سے دی: ''فَاعْفُ عَنْهُمْ وَ اسْتَغْفِرْ لَهُمْ وَ شَاوِرْهُمْ فِی الْاَمْرِۚ فَاِذَا عَزَمْتَ فَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِؕ'' (توآپ انھیں درگزر کریں، ان کے لیے دعاے مغفرت کریں اور معاملات میں ان سے مشورہ لیں توجب آپ کا پختہ ارادہ ہوجائے تو اللہ پر بھروسہ کریں) اور آپ کے حسن معاشرت اور شریفانہ رفاقت کو بیان کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: ''وَ لَوْ كُنْتَ فَظًّا غَلِیْظَ الْقَلْبِ لَا نْفَضُّوْا مِنْ حَوْلِكَ۪'' (اگر آپ تند خو اور سخت دل ہوتے تو وہ آپ کے پاس سے دور ہوجاتے۔)

[۱] ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے نبی کریم ﷺ کے اخلاق کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا: ''ان کا اخلاق قرآن ہے۔''

اللہ تعالی نے ارشاد فرمایا: ''خُذِ الْعَفْوَ وَ اْمُرْ بِالْعُرْفِ وَ اَعْرِضْ عَنِ الْجٰهِلِیْنَ ۝۱۹۹'' (آپ درگزر کریں، بھلائی کا حکم دیں اور نادانوں سے منھ پھیر لیں۔)

توتمام تعریفیں اللہ کے لیے جس نے انھیں اس بلند مقام کا اہل بنایا، پسندیدہ اخلاق سے سرفراز فرمایا، دوستوں، بزرگوں اور سرپرستوں کے ساتھ رہنے سہنے کے آداب کی رہ نمائی فرمائی، گندگیوں اور بداخلاقیوں سے پاک کیا اور اپنے نبی ﷺ کو بتایا کہ اسی نے ان آداب کی رہ نمائی کی، چناں چہ ارشاد فرمایا: "لَوْ اَنْفَقْتَ مَا فِی الْاَرْضِ جَمِیْعًا مَّآ اَلَّفْتَ بَیْنَ قُلُوْبِهِمْ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ اَلَّفَ بَیْنَهُمْ" (اگر آپ سب کچھ خرچ کر دیتے تب بھی ان کے دلوں میں محبت نہ پیدا کر پاتے لیکن اللہ ہی نے ان کے درمیان محبت پیدا فرمائی۔) تو الفت و محبت بھائی چارے کا سبب بنی اور بھائی چارہ حسن معاشرت اور شریفانہ رفاقت کا باعث ہوا۔

اور اللہ تعالی اپنے بندوں میں سے جسے چاہتا ہے اس کی توفیق دیتا ہے اور اپنے فضل اور بے پایاں رحمت سے اس پر مدد فرماتا ہے اور وہی اس کا مالک اور اس کی طاقت رکھنے والا ہے۔ وصلی الله تعالی علی نبیه سیدنا المصطفیٰ وآله وأصحابه وأزواجه وسلم تسليما كثيرا.

خیال رہے کہ رفاقت اور حسن معاشرت کے آداب کئی طرح کے ہیں اور ہر قوم کے صحبت و رفاقت اور حسن معاشرت کے آداب الگ الگ ہیں۔

ہر مسلمان پر لازم ہے کہ وہ اپنے مسلمان بھائی کی بھائی چارگی، اور حسن صحبت و رفاقت کا حق ملحوظ رکھے۔ میں یہاں ان چیزوں کو بیان کرتا ہوں جن سے قائل اہل ایمان کی عزت و حرمت، مسلمانوں کے حقوق کے احترام اور اولیا و نجبا، اور ابرار و اخیار کے اخلاق و عادات پر دلیل قائم کر سکے۔

تمام مسلمان ایک جسم کی طرح ہیں:

تو ان میں سے اس بات کی آگاہی ہے کہ تمام مسلمان ایک جسم کی طرح ہیں اور ان پر لازم ہے کہ نیکیوں پر ایک دوسرے کی مدد کریں اور ایک دوسرے سے تکلیفیں دور کریں۔

[۲] حضرت نعمان بن بشیر سے روایت ہے، کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ "باہمی الفت اور مہربانی میں مومنوں کی مثال ایک جسم کی طرح ہے جب اس کے کسی ایک عضو میں درد کی شکایت ہوتی ہے۔ تو باقی اعضا بھی بخار اور بے خوابی کا شکوہ کرتے ہیں"۔ (۱)

[۳] حضرت ابوموسی اشعری سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "ایک مومن دوسرے مومن کے لیے عمارت کی طرح ہے جس کا ایک حصہ دوسرے حصے کو مضبوط بناتا ہے۔" (۲)

[۴] حضرت سلمان سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: "روحیں مختلف قسم کی ہیں تو ان میں سے جن میں موافقت ہوتی ہے ان میں باہم انسیت ہوتی ہے اور جن میں ناموافقت ہوتی ہے ان میں باہم وحشت ہوتی ہے"۔ (۳)

[۵] حضرت علی کرّم اللہ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "تمام روحیں فضا میں ایک دوسرے سے ملاقات کرکے انھیں پرکھتی ہیں تو ان میں

---

(۱) • صحيح البخاري، باب ترجمة الناس والبهائم، ج:٥، ص:٢٨٦
• شعب الإيمان للبيهقي، باب في التعاون على البر والتقوى، ج:٦،ص:٦،ص: ١٠٢.

(۲) • صحيح البخاري، باب تشبيك الأصابع في المسجد وغيره، ج:١،ص: ١٨٢
• صحيح مسلم، باب تراحم المؤمنين وتعاطفهم وتعاضدهم، ج:٨،ص:٢٠
• جامع الترمذي، شفقة المسلم على المسلم، ج:٤،ص:٣٢٥.

(۳) • صحيح البخاري (عن عائشة رضي الله عنها) باب: الأرواح جنود مجنّدة، ج:٣، ص:١٢١٣
• صحيح مسلم (عن أبي هريرة رضي الله تعالى عنه) باب: الأرواح جنود مجندة ،ج:٨،ص:٤١
• سنن أبي داؤد ، باب من يؤمر أن يجالس ، ج: ٤، ص:٤٠٧
• المستدرك على الصحيحين للحاكم مع تعليقات، كتاب الفتن والملاحم، ج:٤،ص:٤٦٦.

سے جو آپس میں موافق ہوتی ہیں ان میں باہم انسیت ہوتی ہے اور جو آپس میں ناموافق ہوتی ہیں ان میں باہم وحشت ہوتی ہے"۔[۴]

ہر انسان اپنے ساتھی کے دین پر ہوتا ہے:

جب اللہ تعالیٰ اپنے کسی بندے کے ساتھ بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے تو اسے سنت پر عمل کرنے والے، مستور الحال، نیک اور دین دار لوگوں کی صحبت کی توفیق عطا فرماتا ہے اور خواہشات کی پیروی کرنے والوں، بدمذہبوں اور خلافِ شرع کام کرنے والوں کی صحبت سے دور رکھتا ہے۔

[۶] کیوں کہ مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"انسان اپنے دوست کے دین پر ہوتا ہے تو تم میں سے ہر ایک کو دیکھ لینا چاہیے کہ وہ کس سے دوستی کر رہا ہے۔"[۵]

[۷] حضرت ابوہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"انسان اپنے دوست کے دین پر ہوتا ہے تو تم میں سے ہر ایک کو دیکھ لینا چاہیے کہ وہ کس سے دوستی کر رہا ہے۔"[۶]

[۸] مطرفی نے کسی شاعر کا شعر پڑھ کر سنایا:

عن المرءِ لا تسئَل وسلْ عن قرينه
فكل قرين بالمقارن مقتدي

(آدمی کے بارے میں نہ پوچھو، اس کے دوست کے بارے میں پوچھ لو، کیوں کہ ہر دوست اپنے دوست کی پے روی کرتا ہے۔)

---

(۴) ● كنز العمال في سنن الأقوال والأفعال، باب : في فضلها، ج:۹، ص:۱۷۲.
(۵) ● سنن أبي داؤد، باب من يؤمر أن يجالس، ج:٤،ص: ٤٠٧
● جامع الترمذي، ج:٤، ص:٤٨٩.
(۶) ● المرجع السابق

جاہلوں اور نادانوں کی صحبت سے بچو:

[۹] حضرت علی بن ابی طالب کرم اللہ وجہہ الکریم نے ایک شخص کی صحبت کا تذکرہ کرتے ہوئے فرمایا:

لاتصحب أخا الجهل وإياك وإياه
فكم من جاهل أردى حليما حين آخاه
يقاس المرء بالمرء إذا ما المرء ماشاه
وللشيء من الشيء مقاييس وأشباه
وللقلب من القلب دليل حين يلقاه

(نادان کے ساتھ نہ رہو، خود کو اس سے اور اس کو خود سے دور رکھو، تو کتنے نادانوں نے دانا شخص کو ہلاک کر دیا جب اس نے ان کی صحبت اختیار کی، ایک انسان کا اندازہ دوسرے انسان سے کیا جاتا ہے جب کہ وہ انسان اس کے ساتھ چلتا پھرتا ہو، اور ایک چیز کا دوسری چیز کے ساتھ اندازہ کرنے کے لیے کچھ پیمانے اور نظیریں ہوتی ہیں اور ایک دل کے لیے دوسرے دل سے رہ نمائی ہوتی ہے جب اس کی اس سے ملاقات ہوتی ہے۔)

آدابِ صحبت میں سے حسنِ اخلاق ہے:

بھائیوں، دوستوں اور ساتھیوں کے ساتھ رفاقت اور حسن اخلاق کا ایک ادب یہ بھی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے طریقے کو اختیار کرے۔

[۱۰] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:
"جنت میں سب سے زیادہ داخل کرنے والی چیز پرہیزگاری اور حسن اخلاق ہے۔"(۷)

[۱۱] حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

---

(۷) المستدرك على الصحيحين للحاكم مع تعليقات، كتاب الرقاق، ج:٤،ص:٣٦٠.

”جہاں کہیں رہو اللہ سے ڈرتے رہو، برائی کے بعد نیکی کرو، وہ برائی کو مٹا دے گی اور لوگوں سے اچھے اخلاق کے ساتھ پیش آؤ۔“ (۸)

[۱۲] حضرت اسامہ بن شریک سے روایت ہے: انھوں نے کہا کہ ہم نے عرض کیا: یارسول اللہ! انسان کو جو چیزیں عطا کی گئی ہیں ان میں سب سے اچھی چیز کیا ہے؟ تو آپ نے فرمایا: خوش اخلاقی۔ (۹)

دوستوں کی عیب پوشی:

صحبت ورفاقت کا ایک ادب یہ بھی ہے کہ اپنے ساتھیوں کے جن عیوب کو دیکھو انھیں اچھا بنا کر پیش کرو۔

[۱۳] کیوں کہ حضرت عبداللہ بن محمد بن منازل نے فرمایا:

”مومن اپنے دوستوں کے عذر تلاش کرتا ہے اور منافق اپنے دوستوں کی لغزشیں ڈھونڈھتا ہے۔“

[۱۴] حضرت ابوعلی ثقفی نے فرمایا: میں نے حضرت حمدون قصّار کو فرماتے ہوئے سنا:

”جب تمھارے کسی دوست سے لغزش ہوجائے تو اس کے لیے ستر عذر تلاش کرو تو اگر تمھارے دل انھیں قبول نہ کریں تو جان لو کہ برائی خود تمھارے اندر ہے کہ ایک مسلمان کے ستر عذر تمھارے سامنے آئے اور تم نے انھیں قبول نہ کیا“۔

● **صحبت ورفاقت کا ایک ادب** یہ بھی ہے کہ جس کی دین داری، امانت داری اور ظاہر وباطن پر اعتماد ہو اسی کی ہم نشینی اختیار کی جائے کیوں کہ اللہ تعالی نے ارشاد

(۸) ● سنن الترمذي، باب معاشرة الناس، ج:٤،ص: ٣٥٥.
● سنن الدارمي، باب في حسن الخلق، ج:٢،ص:٤١٥.
(۹) المعجم الكبير، الباب وأسامة بن شريك الثعلبي من بني ثعلبة بن يربوع رحمه الله، ج:١،ص:١٨٤.

فرمایا: ''لَا تَجِدُ قَوْمًا یُّؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَ الْیَوْمِ الْاٰخِرِ یُوَآدُّوْنَ مَنْ حَآدَّ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ'' (جو لوگ اللہ اور آخرت پر ایمان رکھتے ہیں تم انھیں نہ پاؤ گے کہ ان لوگوں سے دوستی کریں جنھوں نے اللہ اور اس کے رسول کی مخالفت کی۔)

صحبت ورفاقت کی کئی صورتیں ہیں: بڑوں اور بوڑھوں کے ساتھ شرافت سے پیش آئے، ان کی خدمت کرے، ان کے کام کردے۔ ہم عمر لوگوں کے ساتھ خیر خواہی کرے، جواس کے پاس ہو ان پر خرچ کرے اور فیصلوں میں ان کے ساتھ رہے جب کہ یہ گناہ نہ ہو۔ اور کم عمر لوگوں اور مریدوں کی رہ نمائی کرے، انھیں ادب سکھائے اور ایسی باتوں پر آمادہ کرے ظاہری علم، ادب نبوی اور باطنی احکام جن کا تقاضا کرتے ہیں۔

دوستوں کی لغزشوں اور بھول چوک کو درگزر کرنا:

رفاقت کا ایک ادب یہ بھی ہے کہ دوستوں کی لغزشوں کو معاف کردے اور ملامت نہ کرے۔ اللہ تعالی نے ارشاد فرمایا: ''فَاصْفَحِ الصَّفْحَ الْجَمِیْلَ ۝'' ۔ (تو اچھی طرح درگزر کرو۔)

تفسیر میں ہے کہ اس میں دھمکی، ملامت اور سرزنش نہ ہو، اور ایک قول یہ بھی ہے کہ اس کا مطلب یہ ہے کہ بغیر عتاب کے راضی ہوجاؤ۔

[۱۵] حضرت فضیل بن عیاض نے فرمایا:

''حقیقت میں جواں مردی دوستوں کی لغزشوں کو درگزر کردینا ہے۔''

اور جس طرح غلام پر واجب ہے کہ اپنے آقا کے آداب خدمت اچھی طرح سیکھنے کے لیے سفر کرے اسی طرح اس پر یہ بھی لازم ہے کہ ایسے دوست اور ہم نشین کی تلاش میں جدو جہد کرے جو اللہ کی فرماں برداری پر اس کی مدد کرے کیوں کہ کسی دانش ور نے کہا ہے کہ ایک مومن دوسرے مومن سے مانوس اور طبیعت وخصلت میں اس کے قریب ہوتا ہے۔''

[۱۶] اصمعی سے روایت ہے کہ ایک اعرابی نے کہا کہ ''دوستوں کی برائیوں کو فراموش کردو، ان کی محبت ہمیشہ برقرار رہے گی۔

دنیاداروں کے ساتھ نہ رہو:

مومن کے لیے ضروری ہے کہ دنیا کے طلب گاروں کی صحبت سے بچے کیوں کہ وہ اسے دنیا طلب کرنے، جمع کرنے اور روک رکھنے کا راستہ دکھائیں گے۔ اور یہ چیز اسے نجات کی جستجو سے دور کر کے اس (نجات) سے اس کا رشتہ ختم کر دے گی اور اس کے لیے یہ بھی ضروری ہے کہ صالحین اور ان لوگوں کی صحبت میں کوشاں رہے جو اسے طلب آخرت اور طلب مولیٰ کی راہ دکھائیں۔

[۱۷] محمد بن عبد اللہ بن شاذان فرماتے ہیں کہ میں نے یوسف بن حسین کو فرماتے ہوئے سنا:

"میں نے حضرت ذو النون سے جدا ہوتے وقت گزارش کی کہ مجھے کچھ نصیحت فرمائیے۔ تو انھوں نے فرمایا: "تم اس شخص کی صحبت اختیار کرو جس سے تم اپنے ظاہری معاملے میں محفوظ رہو، جس کی صحبت تمھیں نیکی پر آمادہ کرے اور جس کا دیدار تمھیں اللہ کی یاد دلائے۔"

دوستوں کی ستائش:

رفاقت و ہم نشینی کا ایک ادب یہ بھی ہے کہ تم اپنے بھائیوں کی حسنِ نیت پر انھیں سراہو، اگرچہ ان کا عمل اس کے موافق نہ ہو۔

[۱۸] کیوں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

"مومن کی نیت اس کے عمل سے بہتر ہوتی ہے"۔ (۱۰)

---

(۱۰) ● المعجم الكبير للطبراني، سهل بن سعد الساعدي ذكر سن سهل بن سعد ووفاته، ج:٦، ص: ١٨٥.
● شعب الإيمان، إخلاص العمل لله عز وجل وترك الرياء، ج:٩، ص:١٧٦.

[۱۹] اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم نے ارشاد فرمایا:
"جو شخص سچی نیت پر اپنے بھائی کی ستائش نہیں کرتا وہ اس کے حسنِ عمل پر اس کی تعریف نہیں کرتا۔"

اللہ کی نعمتوں پر بھائیوں سے حسد نہ کرو:

صحبت و ہم نشینی کا ایک ادب یہ بھی ہے کہ انسان اپنے بھائیوں پر اللہ کی نعمت کے آثار دیکھ کر حسد نہ کرے بلکہ اس پر خوش ہو اور ان پر نعمت الٰہی دیکھ کر اللہ کی حمد و ثنا کرے جس طرح اپنے اوپر اللہ کی نعمت کو دیکھ کر کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: "اَمْ یَحْسُدُوْنَ النَّاسَ عَلٰی مَاۤ اٰتٰىهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ"

(کیا وہ لوگوں سے اس بنیاد پر حسد کرتے ہیں کہ اللہ نے انھیں اپنے فضل سے نوازا۔)

[۲۰] رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:
"ایک دوسرے سے حسد نہ کرو"۔ (۱۱)

[۲۱] آپ ﷺ نے یہ بھی ارشاد فرمایا:
"قریب ہے کہ حسد تقدیر پر غالب آجائے۔" (۱۲)

دوستی اور ہم نشینی کا ادب یہ بھی ہے کہ اپنے کسی دوست کے ساتھ ایسی چیز سے پیش نہ آئے جو اسے ناگوار ہو۔

[۲۲] حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ کسی کے سامنے ایسی چیز کے ساتھ پیش نہیں آتے تھے جسے وہ ناپسند کرتا ہو۔ (۱۳)

---

(۱۱) • صحیح مسلم، باب النهي عن التحاسد والتباغض والتدابر، ج:۸، ص:۹
• شعب الإيمان، قصة إبراهيم في المعانقة في الثالث، ج:٦،ص: ٤٨١.
(۱۲) • المعجم الأوسط للطبراني بمعناه، من اسمه علي، ج:٤، ص: ٢٢٥.
(۱۳) • كنز العمال في سنن الأقوال والأفعال، الباب الرابع: في شمائل تتعلق بالأخلاق والأفعال والأقوال، ج:٧، ص:١٣٨.

شرم وحیا اختیار کرنا:

صحبت ورفاقت کا ایک ادب یہ بھی ہے کہ ہر حال میں شرم وحیا کا دامن تھامے رہے۔

[۲۳] حضرت سالم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک شخص کو سنا کہ اپنے بھائی کو حیا کے تعلق سے نصیحت کر رہا ہے تو فرمایا: "حیا ایمان کا ایک حصہ ہے"۔ (۱۴)

[۲۴] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، وہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"ایمان کی ستر سے کچھ زیادہ یا ساٹھ سے کچھ زیادہ خصلتیں ہیں ان میں سب سے بہتر خصلت اس بات کی گواہی دینا ہے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور سب سے کم تر عادت راستے سے تکلیف دہ چیز ہٹانا ہے اور حیا بھی ایمان کی ایک خصلت ہے۔" (۱۵)

[۲۵] حضرت ابو الخیر سے روایت ہے، انھوں نے حضرت سعید بن یزید کو فرماتے ہوئے سنا کہ ایک شخص نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ مجھے نصیحت فرمادیں۔ آپ نے فرمایا: "اللہ سے حیا کرو جس طرح اپنی قوم کے کسی نیک انسان سے حیا کرتے ہو۔" (۱۶)

[۲۶] حضرت ابو بکرہ سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے

- صحيح البخاري بمعناه، باب التبسم والضحك، ج:٧، ص:١٣٨.

(۱۴) • صحيح البخاري، باب الحياء من الإيمان، ج:١،ص:١٧

- صحيح مسلم، باب شعب الإيمان، ج:١،ص:٤٦.

(۱۵) • صحيح مسلم، باب شعب الإيمان، ج:١،ص:٤٦.

(۱۶) • شعب الإيمان للبيهقي، الرابع والخمسون من شعب الإيمان وهو باب الحياء بفصوله، ج:٦، ص:١٤٥.

ارشاد فرمایا: ”حیا ایمان کا حصہ ہے اور ایمان جنت میں ہے اور فحش گوئی گنوار پن ہے اور گنوار پن جہنم میں ہے۔“(۱۷)

رفاقت و ہم نشینی کی ایک قیمت ہوتی ہے تو ہم نشیں پر اس کی قیمت کا مطالبہ لازم ہے اور وہ قیمت سچی اور مخلصانہ محبت ہے کیوں کہ رفاقت اس کے بغیر مکمل نہیں ہوتی۔

کشادہ روئی اور نرم گوئی:

رفاقت وصحبت کا ایک ادب خندہ روئی، نرم گوئی، وسعتِ قلبی، کشادہ دستی اپنانا، غصہ پی جانا، تکبر سے دوری اختیار کرنا، حق رفاقت کی پابندی کرنا اور بھائیوں اور دوستوں کو ملنے والی نعمت پر مسرت کا اظہار کرنا بھی ہے۔

اچھے دوستوں کے اوصاف:

صحبت و ہم نشینی کا ایک ادب یہ بھی ہے کہ دانش مند، صاحب علم، متحمل مزاج، متقی اور پرہیزگار شخص ہی کی صحبت اختیار کرے۔

[۲۷] حضرت ذوالنون مصری علیہ الرحمہ فرماتے ہیں:

”اللہ تعالیٰ نے اپنے کسی بندے کو عقل سے بہتر لباس، علم سے برتر ہار اور حلم و بردباری سے عمدہ زینت نہیں عطا فرمائی اور ان سب کی تکمیل تقویٰ و پرہیزگاری سے ہوتی ہے۔

[۲۸] حضرت عبداللہ بن حسن اپنے والد سے وہ ان کے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

”یہ انسان کی سعادت و خوش نصیبی ہے کہ اس کے دوست نیک ہوں“۔

دوستی کا ایک ادب یہ بھی ہے کہ دوستوں اور ساتھیوں کے لیے دل صاف رکھے،

---

(۱۷) ● المستدرك على الصحيحين للحاكم مع تعليقات، كتاب الإيمان، ج:۱،ص:۱۱۸.
● شعب الإيمان للبيهقي، باب الحياء بفصوله، ج:٦، ص:۱۳۳.

انھیں نصیحت کرے اور ان کی نصیحت قبول کرے۔ اس کی اصل اللہ تعالی کا یہ ارشاد ہے:

''اِلَّا مَنْ اَتَى اللّٰهَ بِقَلْبٍ سَلِيْمٍ ﴿۸۹﴾''

(''سوائے اس کے جو بارگاہِ الٰہی میں صاف دل لے کر آیا۔'')

حضرت سری سقطی رحمۃ اللہ تعالی علیہ نے فرمایا:

''ابدال کے اخلاق واوصاف میں سے دل کا صاف ہونا اور ساتھیوں کی خیر خواہی کرنا ہے۔''

برے دوستوں کی نشانیاں:

رفاقت وہم نشینی کا ایک ادب یہ بھی ہے کہ اپنے دوست سے وعدہ کرکے اس کی خلاف ورزی نہ کرو کیوں کہ یہ نفاق ہے۔

[۲۹] حضور صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''نفاق کی علامتیں تین ہیں:

(۱) جب بات کرے تو جھوٹ بولے (۲) جب وعدہ کرے تو وعدہ خلافی کرے (۳) جب اس کے پاس امانت رکھی جائے تو خیانت کرے۔'' (۱۸)

[۳۰] حضرت امام سفیان ثوری رحمۃ اللہ تعالی علیہ فرماتے ہیں:

''اپنے بھائی سے کیے ہوئے وعدہ کی خلاف ورزی کرکے اس کی محبت کو عداوت سے نہ بدلو۔''

[۳۱] ابو نصر مروزی نے یہ شعر پڑھا:

يـا واعد الوعـد الذي أخلفـا ما الخلف من سيرة أهل الوفا

مـا كان ما اظهرت من ودّنـا إلا سراجـا لَاحَ ثـمَّ انطفـا

(اے وعدہ خلافی کرنے والے! وعدہ خلافی اہل وفا کا شیوہ نہیں ہے۔ تم نے ہم سے جس محبت کا اظہار کیا تھا وہ ایک چراغ کے مثل تھا جو روشن ہو کر بجھ گیا۔)

(۱۸) • كنز العمال في سنن الأقوال والأفعال بمعناه، كتاب الفراسة من قسم الأقوال، ج:۱۱، ص:۹۳.

● رفاقت وہم نشینی کا ایک ادب یہ بھی ہے کہ اس شخص کی صحبت اختیار کرے جس سے حیا کرتا ہو کیوں کہ یہ چیز اسے (احکام شرع کی) مخالفتوں سے روک دے گی۔

[۳۲] حضرت علی بن ابی طالب کرم اللہ وجہہ الکریم نے فرمایا:

"اس شخص کی صحبت میں رہ کر طاعات سے محبت کرو جس سے حیا آتی ہو"۔

[۳۳] حضرت عبداللہ بن احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:

"مجھے انھیں لوگوں کی صحبت نے مصیبت میں ڈالا جن سے میں شرم نہیں کرتا تھا۔"

[۳۴] اسماعیل بن نجید رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: "اس کی صحبت میں رہو جس سے حیا کرتے ہو، اس کی صحبت میں نہ رہو جس سے حیا نہیں کرتے"۔

اپنے دوست کے گھر والوں کی حفاظت کرو:

دوستی کا ایک ادب یہ بھی ہے کہ اپنی صحبت میں اس چیز کا تحفظ کرے جس میں ساتھیوں کی بھلائی ہو، نہ کہ جو ان کا مقصد ہو۔ اور انھیں وہ راستہ دکھائے جو سیدھا ہو، نہ کہ وہ راستہ جو ان کا پسندیدہ ہو۔

[۳۵] حضرت ابوصالح حمدون قصار رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:

"مومن تمھارے ہمراہ بھلائی کے ساتھ پیش آتا ہے اور دین ودنیا کی بہتری کی جانب تمھاری رہ نمائی کرتا ہے، جب کہ منافق (تمھارے منھ پر) تمھاری تعریف کرتا ہے اور تمھاری خواہش کے مطابق تمھیں راستہ دکھاتا ہے اور وہ شخص محفوظ رہتا ہے جو ان دونوں حالتوں کے درمیان فرق کرے۔"[19]

---

(۱۹) ● صحيح البخاري، باب قول الله تعالى "يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَ كُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِيْنَ ﴿۱۱۹﴾" ج:٥،ص:٢٢٦٢.
● صحيح مسلم، باب بيان خصال المنافق، ج:١،ص:٥٦.
● سنن الترمذي، علامة المنافق، ج:٥،ص: ٥٦.

● دوستی کا ایک ادب یہ بھی ہے کہ مومن کو تکلیف نہ دے اور جاہل سے جہالت کے ساتھ پیش نہ آئے۔

[۳٦] نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے:

''اللہ تعالیٰ کو مومنوں کی تکلیف ناپسند ہے۔'' (۲۰)

لوگ دو طرح کے ہوتے ہیں:

[۳۷] حضرت ربیع بن خثیم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا:

''لوگ دو طرح کے ہوتے ہیں: مومن تو اسے تکلیف نہ دو، جاہل تو اس سے اجڈپن کے ساتھ پیش نہ آؤ''۔

دوسرے کے لیے وہی پسند کرو جو اپنے لیے پسند کرو:

صحبت و ہم نشینی کا ایک ادب یہ بھی ہے کہ تم اپنے بھائیوں سے اسی طرح کے حسنِ معاشرت کے طلب گار ہو جس طرح تم آپس میں رہتے ہو۔

[۳۸] حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''بندہ اس وقت تک (کامل) مومن نہیں ہوتا جب تک کہ وہ اپنے بھائی کے لیے وہی پسند نہ کرے جو اپنے لیے پسند کرتا ہے۔''(۲۱)

[۳۹] حکیم ابوالقاسم نے فرمایا:

''سچی دوستی کی نشانی یہ ہے کہ تم اپنے دوست اور ہم نشیں کے ساتھ جیسی روش

---

(۲۰) سنن الترمذي، لايتناجي اثنان دون ثالث، ج:٥،ص: ١٢٨.

(۲۱) ● صحيح البخاري، باب: من الإيمان أن يحب لأخيه ما يحب لنفسه، ج:١،ص:١٤.

● صحيح مسلم، باب الدليل على أن خصال الإيمان أن يحب لأحيه المسلم ما يحب لنفسه من الخير، ج:١،ص:٤٩.

● سنن الترمذي، ج:٤،ص: ٦٦٧.

اختیار کرو اس کی جانب سے ویسی ہی روش پر راضی رہو۔"

[۴۰] ابوبکر بن عیاش نے فرمایا:

"کردار و عمل کے ذریعہ فضل و کمال طلب کرو تو اس سے بہرہ ور ہو جاؤ گے کیوں کہ تمھارے ساتھ ویسا ہی برتاؤ ہوگا جیسا برتاؤ تمھاری طرف سے ہوگا"۔

تین چیزیں دوستوں کی محبت کا باعث ہوتی ہیں:

[۴۱] حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا:

"تین چیزیں تمھارے لیے تمھارے بھائی کی محبت کو خالص کر دیں گی: (۱) جب اس سے ملو تو سلام کرو (۲) مجلس میں اسے جگہ دو (۳) اسے اس نام سے پکارو جو اسے سب سے زیادہ پسند ہو"۔

● **صحبت و رفاقت کا ایک ادب یہ بھی** ہے کہ اپنے دوست کی بات رکھو اور جہاں تک ہو سکے اسے بہترین صورت پر محمول کرو۔

[۴۲] حضرت سعید بن مسیب سے روایت ہے کہ میرے ایک صحابی دوست نے میرے پاس لکھ کر بھیجا:

"اپنے بھائی کے طرزِ عمل کو اچھی صورت پر محمول کرو جب تک کہ اس کی طرف سے کوئی ایسی چیز نظر نہ آئے جو تمھیں اس کے لیے مجبور کر دے۔"

● **صحبت و رفاقت کا ایک ادب یہ** ہے کہ دوستوں کے نام، ان کے باپ دادا کے نام اور ان کے گھروں کے بارے میں دریافت کر لو تاکہ تم سے ان کے حقوق کی ادائیگی میں کوتاہی نہ ہو۔"

[۴۳] حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھے نظر دوڑاتے ہوئے دیکھ کر فرمایا: "کدھر دیکھ رہے ہو؟" میں نے عرض کیا: "اپنے

دوست کو تلاش کررہاہوں" آپ نے فرمایا: "اے عبداللہ! اگر تمھیں کسی شخص سے محبت ہو تو اس کے نام، اس کے باپ دادا کے نام اس کے خاندان اور گھر کے بارے میں پوچھ لو، تو اگر وہ بیمار ہو جائے تو اس کی عیادت کرسکوگے اور اگر بوقت ضرورت تمھاری مدد چاہے تو اس کی مدد کرسکوگے۔ (۲۲)

● **صحبت ورفاقت کا ایک ادب** یہ بھی ہے کہ دوستوں کے ساتھ بغض وکینہ سے دور رہو اور ان کے ساتھ صلح اور عفوودرگزر سے کام لو۔

[۴۴] حضرت ہلال بن علا نے فرمایا:

"میں نے اپنے اوپر یہ لازم کرلیا ہے کہ کسی کی برائی کے بدلے برائی اور نافرمانی کے بدلے نافرمانی نہیں کروں گا۔"

ان اشعار میں ان کے طریقہ کار کا بیان ہے:

لما عفوت ولم أحقد على أحد   أرحت نفسي من همّ العداوات

إني أحيّي عـدوّي عند رؤيته   لأدفـع الشـر عني بالتحيــات

وأظهر البِشر للإنسان أبغضه   كأنـه قد مـلأ قلبـي محبّــات

(جب میں معاف کردیتا ہوں اور کسی سے کینہ نہیں رکھتا تو خود کو عداوتوں کے غم سے محفوظ کرلیتا ہوں، میں اپنے دشمن کو دیکھ کر سلام کرتا ہوں تاکہ سلام کے ذریعہ خود سے اس کے شر کو دور کروں، میں اس شخص کے ساتھ شگفتہ روئی سے پیش آتا ہوں جس سے میری دشمنی ہوتی ہے، ایسا محسوس ہوتا ہے کہ میرا دل اس کی محبتوں سے لب ریز ہے۔)

[۴۵] عبید مدائنی نے یہ اشعار پڑھے:

من لم يغمض عينه عن صديقه   وعن بعض مـا فيه يمتْ وهو عـاتبْ

(۲۲) ● صحيح البخاري، باب القصد والمداومة على العمل، ج:۵،ص:۲۳۷۳.
● صحيح مسلم، باب فضيلة العمل الدائم من قيام الليل، ج:۲،ص:۱۸۹.

ومَن يتبع جـاهدا كل عثـرة   يجدها ولا يسلم له الدهر صاحبُ

(جو شخص اپنے دوست اور اس کے بعض عیوب سے چشم پوشی نہیں کرتا اسے ناراضگی کی حالت میں موت آتی ہے، اور جو شخص اس کی لغزش کے چکر میں اس کے پیچھے پڑا رہتا ہے اسے لغزش تو مل جاتی ہے لیکن زمانے میں اس کا کوئی دوست نہیں رہتا۔)

● رفاقت وہم نشینی کا ایک ادب یہ بھی ہے کہ ہمیشہ دوستی کرے اور اس کا پابند رہے اور اکتاہٹ سے بچے۔

[۴۶] رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

اللہ کے نزدیک سب سے زیادہ پسندیدہ عمل وہ ہے جو پابندی کے ساتھ ہو اگرچہ تھوڑا ہو۔"(۲۳)

[۴۷] حضرت محمد بن واسع سے منقول ہے:

"اکتانے والے شخص کا کوئی دوست نہیں ہوتا ہے، حسد کرنے والے شخص کے لیے غنا نہیں ہوتی ہے اور عاقبت اندیشی عقلوں کو تیز کر دیتی ہے۔"

● صحبت وہم نشینی کا ایک ادب یہ بھی ہے کہ دوست کی کچھ ناپسندیدہ باتوں سے چشم پوشی کرے۔

[۴۸] قاضی عبدالحمید بن عبدالرحمن نے یہ اشعار سنائے:

صبرت علی بعض الأذی خوف كله
ودافعـت عن نفسي بنفسي ففزت
وجـــرّعتــها المكــروه حتى تجرّعت
ولـوجمـــلة جـرّعتـها لأشـمـأزّت

(۲۳) ● صحيح مسلم، باب الصفات التي يعرف بها في الدنيا، ج:۸،ص:۱٦۰.
● سنن أبي داؤد، باب في التواضع، ج:٤،ص:٤٢٥.
● سنن ابن ماجه، باب البراءة من الكبر والتواضع، ج:۲، ص:۱۳۹۹.

فیـاربَّ عـزٍّ سـاق للـنفس ذلـة
ویَـا رُبَّ نفـسٍ بـالتـذلل عـزّت

(میں نے بعض ناپسندیدہ باتوں پر کل کے خوف سے صبر کیا، اپنے نفس کا دفاع اپنی ہی ذات سے کیا تو وہ گھبرا گیا، اور میں نے اسے ناپسندیدگی کے تھوڑے تھوڑے گھونٹ پلائے تو اس نے پی لیے، اور اگر میں یکبارگی پلا دیتا تو وہ بدک جاتا۔ تو بہت سی عزتیں نفس کے لیے ذلت ورسوائی کھینچ کر لائیں اور بہت سے نفس تواضع کے ذریعہ باعزت ہو گئے۔)

[۴۹] ثعلب نے یہ اشعار کہے:

أغمض عيني عن صديقي متعمدا
كـأني بمـا يـاتي من الأمر جاهل
ومـابي جهـل غيـر أن خليـقتـي
تطيق احتمال الكره فيمـا يحـاول

(میں جان بوجھ کر اپنے دوست (کے عیوب) سے چشم پوشی کرتا ہوں گویا کہ میں اس کے معاملے سے بے خبر ہوں، حالاں کہ میں بے خبر نہیں ہوتا، ہاں میری یہ عادت ہے کہ میں اپنے مقصود میں ناپسندیدہ چیز کو برداشت کرنے کی قوت رکھتا ہوں۔)

[۵۰] بشار بن برد اعمی نے یہ اشعار پڑھے:

إذا كنت واحـدا أوصل أخـــاك
فإنه مقـارف ذنب واحد ومجانبه
إذا أنت لم تشرب مراراً على القذى
ظمئت وأيُّ الناس تصفومشاربه

(جب تم تنہا ہو تو اپنے دوست سے حسن سلوک اور صلہ رحمی کرو کیوں کہ کبھی وہ جرم کرتا ہے تو کبھی اس سے بچتا بھی ہے۔ جب تم تنکوں کی موجودگی میں کبھی بھی پانی نہیں پیو گے تو

پیاسے رہ جاؤ گے اور کس شخص کا گھاٹ (بالکل) صاف ہوتا ہے؟ (یعنی کسی کا نہیں ہوتا۔))

● **رفاقت وہم نشینی کا ایک ادب یہ بھی ہے** کہ کسی مخلوق کو حقیر نہ سمجھو، ہر ایک کے مقام کو پہچانو اور اس کے مطابق اس کا اکرام کرو۔

[۵۱] حضرت عبد اللہ بن مبارک رحمۃ اللہ علیہ سے منقول ہے:

”جو شخص علما کو حقیر سمجھتا ہے اس کی آخرت برباد ہو جاتی ہے اور جو شخص امرا کو ذلیل سمجھتا ہے اس کی دنیا تباہ ہو جاتی ہے اور جو شخص دوستوں کو حقیر سمجھتا ہے اس کی مروت ختم ہو جاتی ہے۔“

● **رفاقت وہم نشینی کا ایک ادب یہ بھی ہے** کہ کسی سے دوستی کرنے کے بعد دوستی ختم نہ کرو اور اسے قبول کرنے کے بعد رد نہ کرو۔

[۵۲] امام محمد بن اسماعیل بخاری فرماتے ہیں کہ میں نے خلیل بن احمد کو یہ فرماتے ہوئے سنا:

”آزمائے بغیر دوستی نہ کرو اور جب دوستی کر لو تو اسے ختم نہ کرو کیوں کہ وہ مومن جس کا کوئی دوست نہ ہو اس مومن سے بہتر ہے جس کے بہت سے دشمن ہوں۔“

[۵۳] حضرت حمدان قصار رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں:

”ایمان کی بنیاد پر اپنے دوستوں کی طرف توجہ کرو اور کفر کی بنیاد پر انھیں چھوڑ دو کیوں کہ اللہ تعالیٰ نے ان دونوں کے درمیان کی چیز کو اپنی مشیت پر معلق فرمایا ہے چناں چہ ارشاد فرمایا: ”اِنَّ اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ اَنْ يُّشْرَكَ بِهٖ وَ يَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِكَ لِمَنْ يَّشَآءُ“ [النساء:۴۸،۱۱۶]

(بے شک اللہ اسے معاف نہیں فرماتا کہ اس کے ساتھ کفر کیا جائے اور کفر سے نیچے جو کچھ ہے جسے چاہتا ہے معاف فرما دیتا ہے۔)

● **رفاقت وہم نشینی کا ایک ادب یہ بھی ہے** کہ مومن کو جب کوئی بھائی یا دوست مل جائے تو اسے ضائع نہ کرے اور یاد رکھے کہ بھائی چارگی اور دوستی نادر الوجود ہوتی ہے۔

[۵۴] حضرت ہلال بن علا رقی فرماتے ہیں:

"ایک فلسفی نے اپنے ہم منصب کے پاس لکھا کہ مجھے کوئی ایسی چیز لکھ کر دو جو زندگی میں میرے کام آئے تو اس نے لکھا: "اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان اور رحم فرمانے والا ہے۔ وہ شخص وحشت میں ہے جس کا کوئی دوست نہیں اور اس شخص نے غفلت کی جس نے دوستوں کی تلاش میں کوتاہی کی، اور وہ شخص سب سے زیادہ کوتاہی کرنے والا ہے جس نے کسی دوست کو پاکر کھودیا اگرچہ اس کا خیال ہے کہ سرخ گندھک (جو نہایت کم یاب ہے) کا حاصل کرنا مناسب بھائی یا دوست کو حاصل کرنے سے زیادہ آسان ہے اور میں تو پچاس سال سے ان کی تلاش میں ہوں تو مجھے آدھا دوست ملا وہ بھی سرکشی کرکے دوستی سے پھر گیا۔ اور یاد رکھو کہ لوگوں کی تین قسمیں ہیں: جان پہچان والے، دوست اور بھائی۔ تو انسانی معاشرے میں جان پہچان والے تو بہت ہوتے ہیں، دوستوں کی تعداد کم ہوتی ہے اور بھائی تو شاید ہی ملتا ہے۔"

● اور **صحبت و رفاقت کا ایک ادب** یہ بھی ہے کہ دوستوں کے ساتھ تواضع سے پیش آئے اور ان پر برتری کا اظہار نہ کرے۔

[۵۵] حضرت عیاض بن حمار رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"اللہ تعالیٰ نے مجھے وحی فرمائی کہ تواضع کرو تاکہ ایک شخص دوسرے شخص پر فخر نہ کرے۔" (۲۴)

[۵۶] حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

(۲۴) ● شعب الإيمان للبيهقي، فصل: في السكوت عن كل ما لا يعنيه وترك الخوض فيه، ج:٤،ص: ٢٥٤.
● المعجم الكبير، أنس بن مالك الأنصاري خادم رسول الله ﷺ، ج:١،ص:٢٥٦.

"چار چیزیں خود پسندی کی وجہ سے مصیبت بن جاتی ہیں: (۱) خاموشی اور یہ عبادت کا پہلا درجہ ہے، (۲) تواضع، (۳) ذکرِ الٰہی، (۴) کسی چیز کی کمی"۔ (۲۵)

[۵۷] امام مبرّد نے فرمایا:

"تواضع ایسی نعمت ہے جو اس کا حامل ہوتا ہے اس سے حسد نہیں کیا جاتا اور خود پسندی ایسی بلا ہے جس سے متّصف شخص پر رحم نہیں کیا جاتا۔"

[۵۸] **صحبت و ہم نشینی کا ایک جامع ادب وہ ہے** جو حضرت ابوالحسن وراق رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ میں نے حضرت ابو عثمان حیری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے صحبت کے بارے میں سوال کیا تو انھوں نے فرمایا:

"اللہ تعالیٰ کے ساتھ رفاقت (کا حق) یہ ہے کہ اس کی بارگاہ میں حسنِ ادب کے ساتھ رہے ہمیشہ اس سے ڈرتا رہے اور مراقبہ میں رہے۔ رسول اللہ ﷺ کی صحبت (کا حق) یہ ہے کہ تحصیل علم میں لگا رہے اور آپ کی سنت کی پے روی کرے۔ اور سرپرستوں کی صحبت (کا حق) یہ ہے کہ ان کا احترام اور ان کی خدمت گزاری کرے، دوستوں کی صحبت (کا حق) یہ ہے کہ ان کے ساتھ کشادہ روئی اور خندہ پیشانی سے پیش آئے اور ان پر نکیر نہ کرے جب تک کہ اس میں کسی حکم شرع کی خلاف ورزی یا حرمت کی پامالی نہ ہو اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی سے ارشاد فرمایا: "خُذِ الْعَفْوَ وَ اْمُرْ بِالْعُرْفِ وَ اَعْرِضْ عَنِ الْجٰهِلِیْنَ ﴿۱۹۹﴾"۔ (معافی اختیار کریں، نیکی کا حکم دیں اور جاہلوں کو درگزر کریں۔) اور جاہلوں کی صحبت یہ ہے کہ ان پر رحم کرے اور اپنے اوپر اللہ کی نعمت دیکھے کہ اللہ نے اسے ان کی طرح نہیں بنایا اور ان کے لیے دعاے خیر کرے تاکہ اللہ تعالیٰ انھیں جہالت کی بلا سے عافیت عطا فرمائے۔"

● **صحبت و ہم نشینی کا ایک ادب یہ بھی ہے** کہ قدیم محبت اور موجودہ دوستی کی حفاظت کرے۔

(۲۵) كنز العمال في سنن الأقوال والأفعال، آداب الصحبة والمصاحب، ج:۹،ص:۲۷.

[۵۹] نبی اکرم ﷺ سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا:
"اللہ تعالی پرانی محبت کی حفاظت کو پسند فرماتا ہے۔"[۲۶]

[۶۰] ایک خاتون حضور اقدس ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوئیں، آپ نے انھیں اپنے قریب بلایا تو اس تعلق سے چہ می گوئیاں ہوئیں، آپ نے فرمایا: "یہ خدیجہ کی زندگی میں ہمارے یہاں آیا کرتی تھیں، بلاشبہہ حسن عہد ایمان کا حصہ ہے۔"[۲۷]

[۶۱] ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا نے بھی نبی اکرم ﷺ سے اسی مفہوم کی ایک حدیث روایت کی ہے۔[۲۸]

[۶۲] ابو محمد مغازلی فرماتے ہیں:
"جو شخص چاہتا ہے کہ اس کے لیے محبت ہمیشہ برقرار رہے وہ قدیم دوستوں کی محبت کی حفاظت کرے۔"

[۶۳] عبداللہ بن علی طوسی کہتے ہیں کہ وجیہی نے مجھے کسی کے یہ اشعار پڑھ کر سنائے:

ماضاقت النفس على شهوة
ألذّ من حبّ صديق أمين
مَن فاته ودّ أخٍ صالحٍ
فذالك المغبون حقّ اليقين

نفس نے خواہش کے ہوتے ہوئے امانت دار دوست کی محبت سے زیادہ لذیذ کوئی چیز نہیں چکھی، نیک دوست کی محبت جس کے ہاتھ سے جاتی رہے وہ بالیقین خسارہ میں ہے۔)

[۶۴] ابو علی بوشنجی فرماتے ہیں کہ اسلاف میں سے ایک دانش ور نے فرمایا:

---

(۲۶) المعجم الكبير بمعناه، ذكر أزواج رسول الله ﷺ، ج:۲۳، ص:۱٤.
(۲۷) المعجم الكبير بمعناه، ذكر أزواج رسول الله ﷺ، ج:۲۳، ص:۱٤.
(۲۸) كنز العمال في سنن الأقوال والأفعال، عن سعيد بن أبي هلال مرسلا، ج:٤، ص:٤٣١.

”لوگوں کے ساتھ اس طرح زندگی گزارو کہ اگر تم ان سے دور ہو جاؤ تو وہ تمھارے (دیدار کے) مشتاق رہیں اور گر تمھاری وفات ہو جائے تو وہ تم پر روئیں۔“

[٦٥] صحبت ورفاقت کا ایک ادب وہ بھی ہے جو حضرت ابو عثمان حیری سے دریافت کیا گیا کہ مومن سلامتی کے ساتھ کس طرح کسی کی صحبت میں رہے؟ توانھوں نے فرمایا:

”اپنے بھائی پر اپنے مال سے خوب فیاضی کرے، اس کے مال کا لالچ نہ کرے، اس کے ساتھ انصاف کرے، اس سے انصاف کا مطالبہ نہ کرے، اس کی معمولی نیکی کو بھی زیادہ سمجھے اور اسے اپنی ذات سے زیادہ عزت دے۔“

[٦٦] حضرت ابو عثمان سے اس شخص کے بارے میں پوچھا گیا جو لوگوں کے ساتھ رہتا ہے اور ان کی عزت نہیں کرتا اور ان پر بڑائی کا اظہار بھی نہیں کرتا ہے تو فرمایا:

”اس کی وجہ اس کی کم عقلی اور کم نظری ہے کیوں کہ وہ اپنے دوست سے دشمنی کرتا ہے، اپنے دشمن کو عزت دیتا ہے اس لیے کہ اس کے دینی بھائی حقیقت میں اس کے دوست ہیں اور اس کا نفس اس کا دشمن ہے۔“

[٦٧] نبی کریم ﷺ سے مروی ہے، آپ نے فرمایا:

”تمھارا سب سے بڑا دشمن تمھارا نفس ہے جو تمھارے پہلوؤں کے درمیان ہے۔“(۲۹)

[٦٨] حضرت قاسم بن محمد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا:

”اللہ تعالی نے نیک دوست میں پیٹھ پھیرنے والے رشتہ کا بدلہ بنایا ہے۔“(۳۰)

● رفاقت وہم نشینی کا ایک ادب یہ بھی کہ محتاجوں کے حقوق پہچانے اور ان کی ضرورتیں اور وسائل پورے کرے۔

---

(۲۹) سنن الدارمي، باب في تواضع رسول الله ﷺ، ج:١،ص:٤٦.

(۳۰) یعنی پیٹھ پھیر لینے والے رشتہ دار کے بدلے میں اللہ تعالی نیک دوست عطا فرماتا ہے۔

[۶۹] حضرت ابواوفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

"رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نہ بوڑھی عورت سے نفرت کرتے تھے اور نہ بیوہ اور مسکین کے ساتھ جاکر ان کی ضرورت پوری کرنے کو گراں سمجھتے تھے۔" (۳۱)

● **صحبت ورفاقت کا ایک ادب** یہ بھی ہے کہ دوستوں کے ساتھ ادب اور حسنِ معاشرت سے پیش آئے۔

[۷۰] حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ سے ادب کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا: کہ ادب تو حسن معاشرت ہی ہے۔

حضرت یحییٰ بن معاذ رازی نے فرمایا: علما اور جہلا کی صحبت کے درمیان یہ فرق ہے کہ "علما دل سے اللہ کے بندے ہوتے ہیں اور جسم سے لوگوں کے خادم، جب کہ جہلا نفس سے اللہ کے بندے ہوتے ہیں اور جسم وجان اور زبان سے لوگوں کے غلام۔"

● **صحبت وہم نشینی کا ایک ادب** یہ بھی ہے کہ دوستوں کے راز کی حفاظت کرے۔

[۷۱] حضرت ابوبردہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں، وہ نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا:

"رازداری سے اپنی ضرورتوں پر مدد طلب کرو؛ کیوں کہ ہر نعمت والے سے حسد کیا جاتا ہے۔" (۳۲)

[۷۲] اسی وجہ سے کسی دانش ور نے کہا ہے:

"شریف انسانوں کے دل رازوں کے مدفن ہوتے ہیں۔"

---

(۳۱) المعجم الكبير للطبراني، (عن معاذ بن جبل رضي الله تعالى عنه) معاذ بن جبل الأنصاري العقبي البدري يكنى أبا عبد الرحمن، ج:۲۰، ص:۹٤.

(۳۲) شعب الإيمان للبيهقي، الحادي والخمسون من شعب الإيمان وهو باب في الحكم بين الناس، ج:٦، ص:۷٦.

[۷۳] حضرت ابوعلی حکیم فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے والد کو فرماتے ہوئے سنا کہ ایک شخص نے اپنے دوست سے ایک راز کی بات کہی، کہنے کے بعد پوچھا: "تمھیں یاد ہو گئی؟" اس نے کہا: "نہیں بلکہ میں بھول گیا۔

[۷۴] محمد بن طاہر کہتے ہیں کہ مطرفی نے کسی کا یہ شعر پڑھ کر مجھے سنایا:

لیس الکـریم الذي إن زلَّ صاحبُه
بـثَّ الذي کان مـن أسـراره عَلِمَا
إن الکـریمَ الـذي تبــقی مودَّتـه
و یحفظ السر إن صافا وإن صرما

(شریف انسان وہ نہیں ہے کہ اگر اس کے دوست سے کوئی لغزش ہو جائے تو وہ اس کا وہ راز فاش کر دے جسے جانتا ہے، شریف انسان تو وہ ہے جس کی محبت باقی رہے اور جو راز کی حفاظت کرے اگرچہ دور ہو جائے اگرچہ قطع تعلق کر لے۔)

● **صحبت و رفاقت کا ایک ادب** یہ بھی ہے کہ دوستوں سے مشورہ کرے اور ان کا مشورہ قبول کرے۔ اللہ تعالی نے اپنے نبی ﷺ سے ارشاد فرمایا: "وَشَاوِرْهُمْ فِي الْاَمْرِ ۚ فَاِذَا عَزَمْتَ فَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ ؕ" [آل عمران:۱۵۹]

(معاملات میں ان سے مشورہ کرو تو جب پختہ ارادہ ہو جائے تو اللہ پر بھروسہ کرو۔)

[۷۵] حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ جب یہ آیت کریمہ (اور ان سے مشورہ کرو) نازل ہوئی تو حضور ﷺ نے فرمایا:

"اللہ اور اس کے رسول مشورہ سے بے نیاز ہیں لیکن اللہ نے اسے میری امت کے لیے رحمت بنایا تو جس نے مشورہ کیا وہ راہِ راست سے نہیں ہٹا اور جس نے مشورہ نہیں کیا اس نے نقصان کو ختم نہیں کیا۔" (۳۳)

(۳۳) صحیح البخاري بمعناه، باب الحذر من الغضب، ج:٥،ص:٢٢٦٧.

● صحبت ورفاقت کاایک ادب یہ بھی ہے کہ دوستوں پر نرمی کرنے کوترجیح دے۔
اللہ تعالیٰ نے ارشادفرمایا: ”وَ يُؤْثِرُوْنَ عَلٰۤى اَنْفُسِهِمْ وَ لَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ“
”وہ خودپردوسروں کوترجیح دیتے ہیں اگرچہ انھیں سخت حاجت ہو۔“

[۷۶] منقول ہے کہ بعض صوفیہ کی ایک خلیفہ کے پاس جھوٹی شکایت کی گئی کہ یہ لوگ شریعت کوٹھکراتے ہیں توان کی ایک جماعت کوگرفتارکیاگیاجن میں حضرت ابوالحسن نوری رحمۃ اللہ علیہ بھی تھے، خلیفہ نے ان کی گردن مارنے کاحکم دیاتوحضرت ابوالحسن نوری رحمۃ اللہ علیہ جلادکی طرف بڑھے تاکہ جلادان کی گردن ماردے، جلادنے آپ سے پوچھا: کیابات ہے آپ اپنے ساتھیوں میں سب سے پہلے آگے آئے؟ آپ نے جواب دیا: میں اس مختصر لمحے کی زندگی میں اپنے ساتھیوں کوترجیح دیتاہوں اوریہ چیزان کے نجات کاباعث بنی۔(طویل حکایت سے ماخوذ)

● صحبت ورفاقت کا ایک ادب یہ بھی ہے کہ عمدہ اخلاق اپنائے اور اس سلسلے میں ممتازاورنمایاں رہے۔

[۷۷] ابومحمدجریری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں:
”انسان کاکمال تین چیزوں میں ہوتاہے: قربت میں، صحبت ورفاقت میں، ذہانت وفطانت میں۔ قربت دل کارہ نماہے، صحبت ورفاقت لوگوں کے اخلاق اپنانے کے لیے ہے اورذہانت وفطانت امتیازکے لیے ہے۔

● صحبت وہم نشینی کاایک ادب یہ بھی ہے کہ دنیوی اسباب کی خاطر اپنے بھائیوں کی مخالفت نہ کرے کیوں کہ دنیاکی حیثیت اس سے بہت کم ترہے کہ اس کی وجہ سے کسی دوست کی مخالفت کی جائے۔

[۷۸] حضرت یحییٰ بن معاذ(رازی) رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:
”پوری دنیابھی ایک گھڑی کے غم کے برابرنہیں توکس طرح وہ پوری زندگی کے غم

کے برابر ہو سکتی ہے اور اس کی وجہ سے کیوں کہ دوستوں سے ناطہ ختم کیا جا سکتا ہے جب کہ اس میں تمھارا بہت تھوڑا حصہ ہے۔"

● **صحبت و رفاقت کا ایک ادب** یہ بھی ہے شریف لوگوں کے ساتھ اخلاص اور دینداری سے رہو، کسی چیز کی چاہت، خوف یا لالچ کی وجہ سے نہیں۔

[۷۹] حضرت ابو بکر محمد بن عبد اللہ رحمۃ اللہ تعالی علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت جریری کو فرماتے ہوئے سنا:

"پہلی صدی کے لوگوں نے عرصۂ دراز تک دین داری کی وجہ سے باہم معاملہ داری کی، یہاں تک کہ دین داری کم ہو گئی پھر دوسری صدی کے لوگوں نے وفا کی بنیاد پر معاملہ داری کی یہاں تک کہ وفا بھی رخصت ہو گئی، پھر تیسری صدی کے لوگوں نے مروت وانسانیت کی بنیاد پر معاملہ داری کی یہاں تک کہ انسانیت بھی چلتی بنی، پھر چوتھی صدی کے لوگوں نے حیا کی بنیاد پر معاملہ داری کی یہاں تک کہ حیا بھی چل بسی، پھر لوگ کسی چیز کی چاہت یا خوف کی وجہ سے معاملہ داری کرنے لگے۔"

حضرت ابو عبد الرحمن نے فرمایا: ابو محمد جریری کی اس حکایت کو میں پسند کرتا تھا پھر حضرت امام شعبی کی بھی اسی طرح کی حکایت ملی، جس نے اس کے حسن کو اور بھی دوبالا کر دیا۔

[۸۰] امام شعبی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:

"عرصہ دراز تک لوگ دینداری کی بنیاد پر باہم معاملہ کرتے رہے یہاں تک کہ دینداری رخصت ہو گئی، پھر انسانیت کی بنیاد پر معاملہ کرتے رہے یہاں تک کہ انسانیت بھی ختم ہو گئی، پھر حیا کی بنیاد پر معاملہ کرتے رہے، پھر کسی چیز کی چاہت یا خوف کی وجہ سے معاملہ کرتے رہے اور میرا خیال ہے کہ اس کے بعد اس سے بھی برا زمانہ آئے گا۔"

● **صحبت و رفاقت کا ایک ادب** یہ بھی ہے کہ ساتھیوں اور ہم نشینوں کے ساتھ مداہنت اور چاپلوسی نہ کرے۔

[۸۱] حضرت سہل بن عبداللہ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:

''جو شخص اپنے یا دوسرے کے ساتھ مداہنت اور چاپلوسی کرتا ہے وہ سچائی کی بو بھی نہیں پاتا۔''

● **صحبت و ہم نشینی کا ایک ادب یہ بھی ہے** کہ دوستوں کی مخالفت نہ کرے بلکہ ان کی رایوں میں ان کی موافقت کی کوشش کرے جب کہ دین وشریعت کے مخالف نہ ہوں۔

[۸۲] جویرہ بن اسماعیل فرماتے ہیں:

''میں نے چالیس سال اللہ سے یہ دعا کی کہ مجھے دوستوں کی مخالفت سے بچائے۔''

دوستوں کا دفاع:

صحبت و ہم نشینی کا ایک ادب یہ بھی ہے کہ دوستوں اور ساتھیوں کی طرف سے عذر خواہی کرے، ان کا دفاع اور تعاون کرے۔

[۸۳] حضرت ابوالحسن مالکی رحمۃ اللہ تعالی علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ تعالی علیہ سے دریافت کیا گیا: کیا بات ہے آپ کے رفقا بہت زیادہ کھاتے ہیں؟'' آپ نے فرمایا: کیوں کہ وہ شراب نوشی نہیں کرتے تو انھیں زیادہ بھوک لگتی ہے۔

پوچھا گیا: کیا بات ہے کہ ان میں شہوت کی زیادتی ہے؟

فرمایا: کیوں کہ وہ نہ بدکاری کرتے ہیں اور نہ ممنوع کام کرتے ہیں۔

سوال ہوا: کیا بات ہے کہ وہ قرآن پڑھ کر مست نہیں ہوتے؟۔

فرمایا: قرآن میں کوئی ایسی بات نہیں جو طرب ومستی کا باعث ہو، وہ تو حق تعالی کا کلام ہے جو امر ونہی، وعدہ وعید کے ساتھ نازل ہوا، وہ تو طرب ومستی کو دباتا اور ختم کرتا ہے۔

کہا گیا: کیا بات ہے کہ وہ قصیدے سن کر مست نہیں ہوتے؟

فرمایا: کیوں کہ یہ انھی کے ہاتھ کے لکھے ہوئے ہیں۔

پوچھا گیا: تو کیا بات ہے کہ وہ رباعیات سن کر مست نہیں ہوتے؟

فرمایا: کیوں کہ وہ عاشقوں اور مجنوؤں کا کلام ہے۔

دریافت کیا گیا: کیا بات ہے وہ لوگوں سے علاحدہ رہتے ہیں؟

فرمایا: اس تعلق سے میں کچھ نہیں کہوں گا، لیکن ہمارے استاذ حضرت محمد قصّاب سے جب اس بارے میں سوال ہوا تو آپ نے فرمایا: تین باتوں کی وجہ سے: ایک تو یہ کہ اللہ تعالیٰ ان کے لیے وہ چیز پسند نہیں فرماتا جو ان لوگوں کے لیے پسند فرماتا ہے، دوسرے یہ کہ اللہ تعالیٰ یہ پسند نہیں فرماتا کہ ان کی نیکیاں ان کے اعمال ناموں میں لکھ دے، تیسرے یہ کہ یہ لوگ اللہ کے سوا کسی کی طرف رجوع نہیں کرتے تو اس بات نے انھیں اللہ کے سوا ہر چیز سے روک دیا اور انھیں (لوگوں سے) علاحدہ کر دیا۔"

● **صحبت و رفاقت کا ایک ادب** یہ بھی ہے کہ تکلیف برداشت کرے، غصہ نہ کرے، شفقت و مہربانی عام کرے اور پاکیزہ گفتگو کرے۔

[۸۴] کیوں کہ ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا مجھے مختصر اور جامع نصیحت فرمائیے تو آپ نے ارشاد فرمایا: "غصہ نہ کرو"۔[۳۴]

[۸۵] آپ نے یہ بھی ارشاد فرمایا:

"اچھی اور پاکیزہ گفتگو مغفرت کا باعث ہے۔"[۳۵]

نیکی اور صلہ رحمی:

حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

---

(۳۴) كنز العمال في سنن الأقوال والأفعال بمعناه الفضائل والترغيب، ج:۹،ص:۱۱٦.

(۳۵) صحيح البخاري، باب رحمة الناس والبهائم، ج:۵، ص:۲۲۳۹.

”جو رحم نہیں کرتا اس پر بھی رحم نہیں کیا جاتا۔“(۳۶)

● **صحبت ورفاقت کا ایک ادب** یہ بھی ہے کہ نیکی اور صلہ رحمی کرے، نیکی دل سے ہوتی ہے اور صلہ رحمی زبان سے، اور نیکی صلہ رحمی سے زیادہ مکمل اور بہتر ہے، اسی وجہ سے اسے والدین کے ساتھ خصوصاذکر کیا گیا تاکہ ان کے بلند وبالا حق کی عظمت شان کا اظہار ہو۔

[۸۶] حضرت بہز بن حکیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے عن أبیہ، عن جدّہ روایت ہے کہ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! میں کس کے ساتھ نیکی اور حسن سلوک کروں؟ آپ نے فرمایا: ”اپنی ماں کے ساتھ“۔ میں نے پھر عرض کیا: اس کے بعد کس کے ساتھ؟ آپ نے فرمایا: ”اپنی ماں کے ساتھ“۔ عرض کیا: پھر کس کے ساتھ؟ آپ نے فرمایا: اپنی ماں کے ساتھ“۔ میں نے عرض کیا: پھر کس کے ساتھ؟ آپ نے فرمایا: اپنے والد کے ساتھ، پھر ترتیب وار رشتہ داروں کے ساتھ“۔(۳۷)

● **صحبت ورفاقت کا ایک ادب** یہ بھی ہے کہ رفیق کے دوستوں کے لیے اپنے دل اور مال میں کشادگی پسند کرے اور رفیق میں اس کے دوستوں میں فرق نہ جانے۔

[۸۷] مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مال میں اسی طرح کشادہ دستی فرماتے تھے جس طرح اپنے مال میں فرماتے اور اس میں اسی طرح

---

(۳٦) ● شعب الإيمان للبيهقي، الخامس والخمسون من شعب الإيمان وهو باب في بر الوالدين، ج:٦، ص:١٨٠.
● جامع الترمذي، بر الوالدين، ج:٥،ص: ٣٠٩.
● المعجم الكبير، باب معاوية بن الحكم السلمي أبو سلمة بن عبد الرحمن عن معاوية بن الحكم، ج:١٩، ص:٤٠٥.

(۳۷) ● صحيح البخاري، باب النهي عن التحاسد والتدابر، ج:٥، ص: ٢٢٥٣.
● سنن أبي داؤد، باب فيمن يهجر أخاه المسلم، ج:٤،ص:٤٣٠.
● شعب الإيمان للبيهقي، بمعناه، الثالث والأربعون من شعب الإيمان وهو باب في الحث على ترك الغل والحسد، ج:٥، ص:٢٦٨.

سے حکم فرماتے تھے جس طرح اپنے مال میں فرماتے۔

بغض وحسد سے اجتناب:

صحبت ورفاقت کا ایک ادب یہ بھی ہے کہ آپس میں بغض وحسد نہ کرے۔

[۸۸] کیوں کہ نبی اکرم ﷺ نے اس سے منع کرتے ہوئے ارشاد فرمایا:

"آپس میں بغض وحسد اور قطع تعلق نہ کرو۔ اللہ کے بندو! آپس میں بھائی بھائی ہو جاؤ۔" (۳۸)

رسول اللہ ﷺ نے ہمیں بتایا کہ ایک دوسرے سے بغض وحسد کرنے سے دوستی اور بھائی چارگی ختم ہوجاتی ہے۔

دوستوں کے ساتھ اتحاد واتفاق:

صحبت ورفاقت کا ایک ادب یہ بھی ہے کہ دوستوں کے ساتھ اتحاد واتفاق رکھے اور یہ یاد رہے کہ دنیا ہی کے سبب دوستوں میں اختلاف ہوتا ہے۔ اور اتحاد واتفاق کی بنیاد یہ ہے کہ دنیا سے نفرت اور بے رخی کا اظہار کرے؛ کیوں کہ اسی کی وجہ سے دوستوں میں مخالفت ہوتی ہے۔

[۸۹] نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"مومن دوسروں سے مانوس ہوتا ہے اور دوسرے اس سے مانوس ہوتے ہیں اور اس شخص میں کوئی بھلائی نہیں جو دوسروں سے مانوس نہ ہو اور دوسرے اس سے مانوس نہ ہوں۔" (۳۹)

---

(۳۸) شعب الإيمان للبيهقي، بمعناه، الثالث والخمسون من شعب الإيمان وهو باب في التعاون على البر والتقوى، ج:٦، ص:١١٧.

(۳۹) ● صحيح البخاري بمعناه، باب ترك الحائض الصوم، ج:١،ص:١١٦.
● جامع الترمذي، استكمال الإيمان وزيادته ونقصانه، ج:٥،ص:١٠.
● صحيح ابن حبان، باب اللعن، ج:١٣، ص:٥٤.

عورتوں کے ساتھ رہنے کے آداب:

یہ یادرکھو کہ اللہ تعالی نے انھیں عقل ودین میں ناقص پیدا کیا لہذا ان کے ساتھ ان کی عقل ودین کی فطری کمی کا لحاظ کرتے ہوئے زندگی گزارو اور ان سے ایسی چیز کا مطالبہ نہ کرو جو اللہ نے ان کے لیے نہیں بنائی؛ کیوں کہ اللہ تعالی نے ان کے دین میں ناقص ہونے کی وجہ سے دو عورتوں کی شہادت کو ایک مرد کی شہادت کے برابر قرار دیا۔

[۹۰] رسول اللہ ﷺ نے (عورتوں کو مخاطب کرتے ہوئے) فرمایا:

"میں نے تم سے بڑھ کر ناقصِ عقل ودین کسی کو نہیں دیکھا جو عقل منداور ذی ہوش مردوں کی عقلوں کو اچکنے والی ہوں۔" [۴۰]

[۹۱] اور اس لیے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: "تم میں بہتر وہ ہے جو اپنے گھر والوں کے لیے بہتر ہو۔" [۴۱]

[۹۲] حضرت علی بن ابی طالب کرم اللہ وجہہ الکریم نے فرمایا:

"عورت کی عقل اس کا حسن وجمال ہے اور مرد کا حسن اس کی عقل ہے۔"

[۹۳] آیت کریمہ "وَعَاشِرُوْهُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ" (عورتوں کے ساتھ بھلائی سے رہو) کے بارے میں حضرت ابوحفص رضی اللہ تعالی عنہ سے پوچھا گیا۔ تو آپ نے فرمایا: کہ اس کے ساتھ بھی اچھی طرح رہو جو تمھیں ناگوار ہو اور جس کے ساتھ رہنا تمھیں ناپسند ہو۔"

خادم کے ساتھ حسن معاشرت کا ادب یہ ہے کہ حضور کے بتائے ہوئے طریقے کے مطابق اس کے ساتھ پیش آؤ۔

---

(۴۰) • جامع الترمذي، باب فضل أزواج النبي ﷺ، ج:۵،ص:۷۰۹.
• سنن الدارمي، باب في حسن معاشرة النساء، ج:۲،ص: ۲۱۲.
• صحيح ابن حبان، بات معاشر الزوجين، ج:۹، ص:٤٨٤.

(۴۱) • صحيح البخاري بمعناه، باب النهي من السباب واللعن ، ج:۵، ص:٢٢٤٨.
• المعجم الكبير، عمرو بن معدي كرب الزبيدي يكنى أبا ثور، ج:١٧، ص:٤٦.

[۹۴] رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

”وہ تمہارے بھائی ہیں، اللہ نے انھیں تمھارا ماتحت بنایا ہے تو جو تم کھاتے ہو اس میں سے انھیں بھی کھلاو اور جو تم پہنتے ہو اس میں سے انھیں بھی پہناؤ اور ان پر ان کی طاقت سے زیادہ بوجھ نہ ڈالو۔“ (۴۲)

[۹۵] جس وقت رسول اللہ ﷺ حالت غرغرہ میں تھے اور آپ کی زبانِ مبارک فیض رسانی نہیں فرمارہی تھی، اس وقت آپ نے فرمایا:

”نماز اور اپنے مملوک (غلاموں اور کنیزوں کا خیال رکھو)“۔

[۹۶] حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا:

”میں دس برس حضور اقدس ﷺ کی خدمت میں رہا تو جو کام میں نے کیا اس کے بارے میں کبھی نہیں فرمایا کہ کیوں کیا؟ اور جو کام میں نے نہیں کیا اس کے بارے میں کبھی نہیں فرمایا: کہ کیوں نہیں کیا؟“۔ (۴۳)

[۹۷] حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے آپ فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض کیا: ”یا رسول اللہ! میرے ہمسایے کا کیا حق ہے؟“ آپ نے فرمایا: اس کے لیے اپنی دادودہش کا فرش بچھا دو، اسے اپنی تکلیف سے بچاؤ، اور جب تمھیں بلائے تو حاضر ہو جاؤ۔

انھوں نے عرض کیا: ”میرے خادم کا مجھ پر کیا حق ہے؟“ آپ نے فرمایا: ”بروز

---

(۴۲) • صحيح البخاري بمعناه، باب حسن الخلق والسخاء وما يكره من من البخل ، ج:٥، ص:٢٢٤٥.

• جامع الترمذي بمعناه، باب خلق النبي ﷺ، ج:٤،ص:٣٦٨.

(۴۳) شعب الإيمان للبيهقي بمعناه، الثامن والخمسون من شعب الإيمان وهو باب في الإحسان إلى المماليك، ج:٦، ص:٣٧٧.

قیامت وہ تمھارے خلاف سب سے برا شخص ہوگا۔“ (۴۴)

● **دکان دار اور تاجروں کے ساتھ رہنے کا ادب** یہ ہے کہ ان کے ساتھ کیے گئے وعدے کی خلاف ورزی نہ کرو اور وہ وعدہ خلافی کریں تو انھیں معذور سمجھو اور یقین رکھو کہ وہ لوگ تمھارے حق سے اسی وقت عہدہ برآ ہوں گے جس وقت اللہ تعالی ان کے لیے آسانی مقدر فرمائے گا۔ اور دکان پر بیٹھنے کے وقت یہ یقین رکھو کہ تم نے دنیا اور اس کی طلب کو جان بوجھ کر نہیں چھوڑا ہے۔ اور دوستوں کو دکان پر بیٹھنے میں معذور سمجھو اور یہ خیال کرو کہ ہو سکتا ہے وہ قرض دار ہوں اور قرض کی ادائیگی میں کوشاں ہوں یا اپنے اہل وعیال کے لیے سامانِ گزارہ لینے یا ضعیف والدین کی خاطر محنت کر رہے ہوں تو اپنے دکان پر بیٹھنے کو عیب اور ان کے بیٹھنے کو مجبوری اور عذر سمجھو۔

اور جو شخص تم سے کچھ خریدنے آئے تو یقین رکھو کہ وہ تمھاری روزی ہے جو اللہ نے تمھیں عطا کی ہے، قسم، جھوٹ اور خیانت کے ساتھ اپنا سامان نہ بیچو اور نہ ہی حرام طریقہ پر بیع و شرا کرو کہ اللہ نے تمھیں جو حلال رزق عطا فرمایا تھا اسے حرام کر لو اور جب نفع ہو تو اللہ کا شکر ادا کرو اور جب تمھارے دوست کا نفع ہو اور وہ کوئی چیز فروخت کرے تو اسی طرح خوش ہو جس طرح اپنے سامان فروخت کرے اور نفع پانے پر خوش ہوتے ہو۔

[۹۸] کیوں کہ نبی کریم ﷺ سے روایت ہے کہ انسان ایمان کی حلاوت اسی وقت پاتا ہے جب وہ اپنے بھائی کے لیے وہی پسند کرے جو اپنے لیے پسند کرتا ہے۔

اور جب اپنے ہاتھ میں ترازو لو تو عدل وانصاف کے میزان کو یاد رکھو جو تم پر لازم ہے اور کم ناپ تول سے بچو، کیوں کہ اللہ تعالی نے ارشاد فرمایا:

---

(۴۴) ● صحيح ابن حبان، باب الإقامة، ج:١١، ص:٤٠٤.
● سنن ابن ماجه، باب الإقالة، ج:٢، ص:٧٤١.
● سنن أبي داؤد، باب في فضل الإقالة، ج:٢،ص:٧٤١.

''وَيْلٌ لِّلْمُطَفِّفِيْنَ ۙ'' (کم ناپ تول کرنے والوں کے لیے ہلاکت و بربادی ہے۔)

[۹۹] رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:

''جو کسی پچھتانے والے کی بیع (خرید و فروخت) ختم کردے اللہ تعالیٰ بروز قیامت اس کی لغزشیں معاف فرمادے گا۔'' (۴۵)

توجب اپنے بھائی کے لیے کوئی چیز تولو تو زندہ تولو۔

[۱۰۰] کیوں کہ نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حق دار کے لیے وزن کرنے والے شخص سے فرمایا:

''تولو اور زندہ تولو''۔ (۴۶)

اگر اپنے لیے وزن کرو تو کم وزن کرو کیوں کہ اس میں حلال کا یقین ہے اور خوش حالی کے ہوتے ہوئے ٹال مٹول سے بچو تاکہ ظالموں کے زمرے میں شامل نہ ہوجاؤ۔

[۱۰۱] کیوں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''مالدار شخص کا ٹال مٹول کرنا ظلم ہے۔'' (۴۷)

اور اپنے سامان کی (بے جا) تعریف اور دوسرے کے سامان کی (بے جا) تنقیص نہ کرو کہ کیوں کہ یہ ایک طرح کا نفاق ہے۔ دکان داری اور تجارت میں نیکی اور سچائی پر گامزن رہو۔

[۱۰۲] نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:

''تمام تاجر گنہ گار ہیں سوائے ان کے جنھوں نے نیکی اور سچائی اپنائی۔'' (۴۸)

اور اپنی خرید و فروخت میں کچھ صدقے کی آمیزش کرو کیوں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے

(۴۵) المستدرك على الصحيحين للحاكم مع تعليقات، كتاب اللباس، ج:٤،ص:٢١٣.
(۴۶) • صحيح البخاري، باب في الحوالة وهل يرجع في الحوالة، ج:٢،ص:٧٩٩.
• صحيح ابن حبان، باب الحوالة، ج:١١، ص: ٤٣٥.
• جامع الترمذي، مطل الغني أنه ظلم، ج:٣،ص:٦٠٠.
(۴۷) المستدرك على الصحيحين للحاكم مع تعليقات بمعناه، كتاب البيوع، ج:٢،ص:٨.
(۴۸) المستدرك على الصحيحين للحاكم مع تعليقات بمعناه، كتاب البيوع، ج:٢،ص:٦.

بازار میں کھڑے ہوکرارشاد فرمایا:

"اے تاجروں کے گروہ! ان بیعوں (خریدوفروخت) میں جھوٹ اور قسم کی آمیزش ہوتی ہے۔ لہٰذا اس میں کچھ صدقے کی آمیزش کردو۔"[۴۹]

اور یہ بھی ضروری ہے کہ تم بازار اچھی نیت سے جاؤ۔

[۱۰۳] حضرت عبداللہ بن منازل فرماتے ہیں:

"جب گھر سے بازار کے لیے نکلو توکسی مسلمان کی حاجت روائی کی نیت سے نکلو"۔ تو اگر اللہ نے تمہیں اس کی توفیق عطا کی تو یہ تم پر اس کا فضل ہے اور اس مسلم کے لیے بابرکت ہے۔

[۱۰۴] کیوں کہ مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: "مومن کی نیت اس کے عمل سے بہتر ہوتی ہے۔"[۵۰]

[۱۰۵] ایک صاحب نظر سے اس حدیث کا مطلب پوچھا گیا تو فرمایا:

"ایسی نیت جس کے ساتھ عمل نہ ہو، اس عمل سے بہتر ہے جس کے ساتھ نیت نہ ہو۔"

[۱۰۶] حضرت حمزۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اہلیہ حضرت خولہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا:

"رسول اللہ ﷺ پر قبیلہ بنو ساعدہ کے ایک انصاری شخص کی دو وسق کھجوریں تھیں، وہ شخص آپ کے پاس ان کا تقاضا کرنے کے لیے آیا، آپ نے حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ادائگی کا حکم دیا تو انھوں نے اس شخص کو اس کی کھجوروں سے کم کھجوریں دیں، اس نے انھیں واپس کر دیا تو حضرت بلال نے فرمایا: "کیا تم رسول اللہ ﷺ کو واپس کر رہے ہو؟" اس نے کہا: "ہاں!، رسول اللہ ﷺ سے زیادہ انصاف کا حق دار کون ہے۔" تو رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

---

(۴۹) المعجم الكبير، سهل بن سعد الساعدي، ذكر سنّ سهل بن سعد ووفاته، ج:٦،ص : ١٨٥.
(۵۰) شعب الإيمان للبيهقي، فضل في إحسان قضاء الدين، ج:٧، ص:٥٣٠.

"اس شخص نے سچ کہا، مجھ سے زیادہ انصاف کا حق دار کون ہے"۔ اور آپ کی آنکھیں آنسوؤں سے بھر آئیں، پھر فرمایا:

"اللہ تعالی اس امت کو برکت نہ دے یا وہ امت بابرکت نہ ہو جس کا کمزور طاقت ور سے بغیر ہچکچاہٹ کے اپنا حق نہ لے سکے" پھر آپ نے فرمایا:

"اس سے وعدہ کرو اور اسے ادا کرو کیوں جب قرض خواہ اپنے قرض دار کے پاس سے خوش ہو کر لوٹتا ہے تو زمین کے جانور اور سمندر کی مچھلیاں اس کے لیے رحمت کی دعا کرتی ہیں اور جب ادائگی کی طاقت رکھتے ہوئے قرض دار قرض خواہ سے ٹال مٹول کرتا تو اللہ تعالی ہر روز اس پر ایک گناہ لکھ دیتا ہے۔"(۵۱)

[۱۰۷] امام جعفر بن صادق رضی اللہ تعالی عنہ نے فرمایا: تاجر کو پانچ چیزوں سے بچنا چاہے: قسم، عیب چھپانا، بیچنے کے وقت (بے جا) تعریف کرنا، خریدنے کے وقت (بے جا) برائی کرنا اور دوسرے کی خریداری میں دخل اندازی کرنا۔

● **صحبت و ہم نشینی کا ایک ادب** یہ بھی ہے کہ جان و مال سے متعلق دوستوں کی غلطیوں کو درگزر کر دیں، دین و سنت سے متعلق غلطیوں کو نہیں؛ کیوں کہ اللہ تعالی نے ارشاد فرمایا: "وَلْيَعْفُوْا وَلْيَصْفَحُوْا" [النور:۲۲]

(انھیں معاف کر دینا چاہیے اور درگزر کر دینا چاہیے۔)

نیز فرمایا: "وَاَنْ تَعْفُوْٓا اَقْرَبُ لِلتَّقْوٰی" [البقرہ:۲۳۷]

(معاف کر دینا پرہیز گاری سے زیادہ قریب ہے۔)

● **صحبت و ہم نشینی کا ایک ادب** یہ بھی ہے کہ پڑوسیوں کے ساتھ حسن

(۵۱) ● صحيح البخاري بمعناه، باب إثم من لا يأمن جاره بوائقه، ج:۵،ص: ۲۲۴۰.
● صحيح مسلم، بمعناه باب بيان تحريم إيذاء الجار، ج:۱،ص:۴۹.
● مصنف عبد الرزاق، باب الغناء والدف، ج:۱۱،ص:۷.

سلوک کرو اور تمھارا پڑوسی جان ومال، دین ومذہب اور اہل وعیال کے متعلق تمام احوال میں تم سے محفوظ رہے۔ کیوں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

[۱۰۸] ”تم میں سے کوئی اس وقت تک کامل مومن نہیں ہوتا جب تک کہ اس کا پڑوسی اس کی اذیتوں سے محفوظ نہ رہے۔“ (۵۲)

[۱۰۹] رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

”وہ شخص کامل مومن نہیں جو خود تو شکم سیر رہے اور اس کا پڑوسی اس کے پہلو میں بھوکا رہے۔“ (۵۳)

[۱۱۰] رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

”اپنے پڑوسی کو اپنی ہانڈی کی خوشبو سے تکلیف نہ دو“۔ (۵۴)

اور اپنے پڑوسی کو خاص کر اس کے گھر والوں کو زبان سے بھی تکلیف نہ دو اور اس کے مال کی اپنے مال کی طرح حفاظت کرو۔

[۱۱۱] حضرت ابوحازم نے فرمایا ہمارے اور تمھارے درمیان جاہلیت کے اخلاق ہیں، کیا اس دور کے شاعر نے نہیں کہا:

ناري ونار الجار واحدة ... واليد قبلي تنزل القدر
ماضرّ لي جار أجاوره ... أن لا يكون لبابه ستر
أعمى إذا ما جارتي برزت ... حتى يواري جارتي الخدر

(میری اور میرے پڑوسی کی آگ ایک ہی ہے اور اس کا ہاتھ مجھ سے پہلے ہانڈی اتار لیتا

---

(۵۲) شعب الإيمان للبيهقي بمعناه، السابع والستون من شعب الإيمان وهو باب في إكرام الجار، ج:۷،ص:۷۶.

(۵۳) شعب الإيمان للبيهقي، السابع والستون من شعب الإيمان وهو باب في إكرام الجار، ج:۷،ص:۸۸.

(۵۴) كنز العمال في سنن الأقوال والأفعال، محظورات الصحبة، ج:۹،ص:۳۹.

ہے، اور میرے پڑوسی کے دروازے پر پردے کا نہ ہونا اس کے لیے نقصان دہ نہیں، جب میری پڑوسن باہر نکلتی ہے تو میں اندھا بن جاتا ہوں یہاں تک کہ پردہ اسے چھپالیتا ہے۔)

● **صحبت ورفاقت کا ایک ادب** یہ بھی ہے کہ کشادہ روئی اور بے تکلفی کے ساتھ پیش آئے۔

[۱۱۲] حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:

''بلا شبہہ اللہ تعالیٰ کشادہ رو شخص کو پسند فرماتا ہے اور ترش رو شخص کو ناپسند فرماتا ہے۔'' (۵۵)

[۱۱۳] حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:

''مومنین، صدیقین، شہدا اور صالحین کے اخلاق سے ہے کہ جب ایک دوسرے سے ملیں تو کشادہ روئی سے ملیں اور جب ایک دوسرے سے ملاقات کریں تو مصافحہ اور ''خوش آمدید'' کہتے ہوئے ملاقات کریں۔'' (۵۶)

● **صحبت ورفاقت کا ایک ادب** یہ بھی ہے اپنے سے کم رتبہ والے دوست کی خدمت کرے تو اس کا کیا حال ہوگا جس کا مرتبہ اس سے بڑا، یا برابر ہو اور اسی طرح یہ یاد رکھے کہ قوم کا سردار ان کا خادم ہوتا ہے۔

[۱۱۴] حضرت یحییٰ بن اکثم فرماتے ہیں:

''میں نے امیر المومنین، مامون کے پاس ایک رات گزاری، درمیانِ شب میری نیند کھلی، مجھے پیاس لگی تھی۔ میں نے کروٹ لی تو مامون نے کہا: ''کیا بات ہے؟'' میں نے کہا: ''اے امیر المومنین! بخدا میں پیاسا ہوں'' وہ اپنی خواب گاہ سے تیزی کے ساتھ اٹھے اور میرے لیے ایک گلاس پانی لے آئے، میں نے کہا: ''امیر المومنین! آپ نے کسی خادم کو

(۵۵) كنز العمال في سنن الأقوال والأفعال، محظورات الصحبة، ج:۹،ص:۴۰.
(۵۶) صحيح مسلم، باب بيان غلظ تحريم النميمة، ج:۱،ص:۷۱.

کیوں نہیں بلا لیا؟ آپ نے کسی غلام کو کیوں نہیں بلا لیا؟" انھوں نے کہا: "نہیں" میرے والد نے اپنے والد سے انھوں نے اپنے والد سے انھوں نے ان کے دادا سے انھوں نے حضرت عقبہ بن عامر سے روایت کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"قوم کا سردار ان کا خادم ہوتا ہے۔" (۵۷)

● **صحبت و ہم نشینی کا ایک ادب یہ بھی ہے کہ بھائیوں کی پریشانی میں شریک رہے جس طرح ان کی خوشی میں شریک رہتا ہے اور دونوں حالتوں میں ایک جیسا رہے۔**

[۱۱۵] مطرفی نے کسی کے یہ اشعار پڑھے:

خير إخوانك المشارك في المرء   وأين الشـــريك في المـرأينـا
الـذي إن حضـــرته سـرك   وإن كنت غبت كان سمعا وعينا

(تمھارا سب سے اچھا دوست وہ ہے جو تلخیوں میں تمھارے ساتھ شریک رہے، اور تلخیوں میں شریک ہونے والا کہاں ہے؟ اور وہ دوست کہاں ہے کہ اگر تم اس کے پاس رہو تو تمھیں شادماں کر دے اور اگر غائب رہو تو تمھارے کان اور آنکھ بن جائے۔)

● **صحبت و ہم نشینی کا ایک ادب یہ بھی ہے کہ اپنے دوستوں اور ہم نشینوں کے حقِ گفتگو اور حقِ نگاہ کا خیال رکھے اور اس کی نگہداشت کرے۔**

[۱۱۶] حضرت ایوب (بن ابو تمیمہ سختیانی) نے فرمایا:

"شریف انسان کی نگاہ کا حق ہوتا ہے اور اس کی گفتگو کی نگہداشت ضروری ہوتی ہے۔"

[۱۱۷] حضرت ہشام بن عروہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں انھوں نے فرمایا:

"ایک شخص نے عبداللہ بن جعفر کے پاس ایک رقعہ لکھا اور اسے ان کی مسند کی تہ میں رکھ دیا جس پر وہ ٹیک لگاتے تھے تو عبداللہ بن جعفر نے مسند کو پلٹا اور رقعہ دیکھا اور

---

(۵۷) ● صحيح البخاري، باب الهجرة، ص:٥،ص:٢٢٥٦.
● صحيح مسلم، باب تحريم الهجر فوق ثلاث بلا عذر شرعي، ج:٨،ص:٩.

اسے پڑھا کر اسی جگہ رکھ دیا اور اس کی جگہ ایک تھیلی رکھ دی جس میں پانچ ہزار دینار تھے وہ شخص آیا اور ان کی خدمت میں حاضر ہوا انھوں نے اس سے کہا: رقعہ پلٹ کر اس کے نیچے دیکھو اور اسے لے لو، چناں چہ وہ شخص تھیلی لے کر یہ اشعار پڑھتا ہوا باہر نکل گیا:

زاد معـروفك عرفا عظيما　　إنه عندك مستــور حقيـر
تتنــاسـاه كـأن لـم تاتـه　　وهو عند الناس مشهور كثير

(تمھاری فیاضی تمھاری وافر سخاوت میں اور اضافہ کرے، یہ تمھارے نزدیک پوشیدہ اور بے وقعت ہے، تم اسے اس طرح بھول جاتے ہو جیسے تمھارے پاس تھی ہی نہیں حالاں کہ لوگوں کے نزدیک یہ وافر اور مشہور ہے۔)

● **صحبت ورفاقت کا ایک ادب** یہ بھی ہے کہ اپنے دوستوں کے خلاف کسی چغل خور اور لگائی بجھائی کرنے والے کی بات نہ مانے۔

[۱۱۸] امام خلیل بن احمد نحوی فرماتے ہیں:

"جو تم سے چغل خوری کرے وہ تمھاری بھی چغل خوری کرے گا اور جو تمھیں دوسروں کی خبر دے وہ دوسروں کو بھی تمھاری خبر دے گا۔"

[۱۱۹] حضور ﷺ نے فرمایا:

"جنت میں کوئی چغل خور داخل نہیں ہوگا۔" (۵۸)

[۱۲۰] کسی دانش ور نے کہا:

"جس کے یہاں دوستوں کے لیے وفاداری نہ ہو اس نے خود کو غمگین کیا۔"

[۱۲۱] قاضی حسین بن احمد بیہقی نے فرمایا کہ میں نے اپنے ایک ساتھی کو کہتے ہوئے سنا:

"جب ابو بکر بن داؤد کا انتقال ہو گیا تو نفطویہ ایک سال روپوش رہے، پھر باہر آئے، ان کا حال پوچھا گیا تو کہا: میں عباسیہ میں ابو بکر بن داؤد کے پاس بیٹھا ہوا تھا، ہم نے موت کا

(۵۸) المعجم الأوسط، من اسمه بكر، ج:٣،ص: ٣٠٦.

تذکرہ کیا تو انھوں نے کہا: اے میرے دوست! ایک دوست کا دوسرے دوست پر یہ حق ہے کہ اس (کی موت) پر ایک سال غمگین رہے اور لبید کے اس شعر سے ادب اختیار کرے:

إلى الحَوْلِ ثمَّ اسمُ السّلاَمِ عليكُما

وَمَنْ يَبْكِ حَوْلاً كاملاً فقدِ اعتذرْ

(ایک سال تک (تم پر روؤں گا) پھر تم دونوں پر سلامتی — اور جو مکمل ایک سال روئے وہ معذور ہے۔)

پھر جلد ہی ان کی وفات ہو گئی تو مجھے کتاب الزہد میں ان کی یہ بات یاد آ گئی:

"موت کے بعد تھوڑی وفاداری، زندگی کی زیادہ وفاداری سے بہتر ہے۔" تو میں نے ان کی بات پوری کی اور سال بھر ان پر غم کا اظہار کیا۔

[۱۲۲] امام زبیر بن بکار نحوی علیہ الرحمہ نے فرمایا:

"تھوڑی سی وفا اگرچہ ہلکی ہو حظِّ وافر ہے۔"

● **صحبت و ہم نشینی کا ایک ادب یہ بھی ہے** کہ ہم مزاج دوست پر اولاد سے زیادہ شفقت کرے۔

[۱۲۳] حضرت ابراہیم بن عثمان اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ انھوں نے فرمایا:

" حضرت احنف (ابو بحر تمیمی) رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے ایک دوست کے پاس خط لکھا:

آدابِ مسنونہ کے بعد! جب تمھارے پاس تمھارا کوئی ہم مزاج دوست آئے تو اسے تمھاری آنکھ اور کان کی جگہ ہونا چاہیے، کیوں کہ ہم خیال دوست ہم خیال اولاد سے بہتر ہوتا ہے، کیا تم نے نہیں سنا جو اللہ تعالی نے حضرت نوح سے ان کے بیٹے کے تعلق سے فرمایا:" اِنَّهٗ لَيْسَ مِنْ اَهْلِكَ ۚ اِنَّهٗ عَمَلٌ غَيْرُ صَالِحٍ ۖ"۔

(وہ تمھارے گھر والوں میں سے نہیں، بلا شبہ وہ اس کے کام بڑے نالائق ہیں۔)

[۱۲۴] ابراہیم بن شعیب نے کسی دانشور کے یہ اشعار پڑھے:

أبلغ أخاك أخا الإحسان بي حسنا
إني وإن كـنت لا ألقـــاه ألقـــاه
فإن طـــرفي موصـول بـرؤيتـه
وإن تبــاعد عن مثـوى مثـــواه

(مجھ پر احسان کرنے والے اپنے بھائی کو اچھی خبر پہنچا دو میں اگر چہ اس سے ملاقات نہیں کر پاتا پھر بھی اس سے ملاقات ہو جاتی ہے؛ کیوں کہ میری نگاہ اس کے دیدار سے وابستہ ہے اگر چہ اس کا ٹھکانا میرے ٹھکانے سے دور ہے۔)

● **صحبت ورفاقت کا ایک ادب** یہ بھی ہے کہ اپنے دوستوں کی چھپانے والی چیزوں کو چھپانے کی، ان کے محاسن کے اظہار کی اور ان کے عیوب کو چھپانے کی کوشش کرے اور تمام حالات میں ان کا معاون ومددگار ہوجائے۔

[۱۲۵] حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:
”ملاقات کے وقت دو مومنوں کی مثال ان دو ہاتھوں کی طرح ہے جن میں سے ایک دوسرے کو دھلتا ہے۔“

دوست کے تین اوصاف:

[۱۲۶] احمد بن یحییٰ ثعلب نے یہ اشعار کہے:

ثلاث خصال للصديق حفظتها — مضـــارعة الصـــوم والصلوات
مواســـاته والصفح عن كل زلة — وتـرك انتقال السرّ فی الخلوات

(میں نے دوست کے تین اوصاف یاد کر رکھے ہیں: نماز اور روزہ میں شریک ہونا، غم خواری کرنا، تمام لغزشوں کو درگزر کرنا اور تنہائیوں کے راز منتقل نہ کرنا۔)

[۱۲۷] ابوفراس حارث بن سعید بن حمدان نے یہ اشعار کہے:

لم أواخذك إذ جنيت لأني — واثق منك بالإخاء الصحيح

فجميل العدو غير جميل　　وقبيح الصديق غيـر قبيـح

(جب تم سے جرم ہوا تو میں نے گرفت نہیں کی کیوں کہ مجھے تمھاری صحیح دوستی پر اعتماد ہے، دشمن کی اچھائی، اچھائی نہیں ہوتی اور دوست کی برائی، برائی نہیں ہوتی۔)

دوستوں کے فراق سے بچو:

● صحبت ورفاقت کا ایک ادب یہ بھی ہے کہ اپنے دوست سے بغض وعناد کی وجہ سے ترکِ تعلق نہ کرے کہ ترکِ تعلق میں اس کی محبت کو باقی رکھنے کی چاہت، دائمی محبت کا ابقا اور اس کے تعلق سے لگائی بجھائی کرنے والے کی بات کا ختم کرنا نہ ہو۔

[۱۲۸-۱۲۹] حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''کسی آدمی کے لیے یہ حلال نہیں کہ اپنے بھائی کو تین دن سے زیادہ چھوڑے رکھے، کہ دونوں ملیں تو ایک ادھر منھ پھیر لے اور دوسرا ادھر منھ پھیر لے اور ان دونوں میں بہتر وہ ہے جو سلام کرنے میں پہل کرے۔'' (۵۹)

[۱۳۰] ابن خالویہ نے یہ اشعار کہے:

هجرتك لا قلى مني ولكن　　رأيت بقاء ودّك في الصدور
كهجـر الصائمات الورد لي　　رأت أن المنيـة في الـورود
تفيض نفوسـها ظمأ وتخشى　　حذارا وهي تنظر من بعيـد
تصد بوجـه ذي البغضاء عنه　　وترميـه بألحـاظ الورود

(اے دوست!) میں نے تمھیں چھوڑ دیا عداوت ودشمنی کی وجہ سے نہیں بلکہ اس وجہ سے کہ اسی میں دلوں کے اندر محبت کی بقا دیکھی، جیسے گھاٹ پر آنے والے پیاسے جانور اس

(۵۹) صحيح مسلم بمعناه، باب: في فضل الحبّ في الله، ج:۸،ص : ۱۲.

وجہ سے گھاٹ پر آنا چھوڑ دیں کہ اس میں وہ موت دیکھیں۔ وہ مارے پیاس کے جاں بہ لب ہیں اور موت سے بچنے کے لیے ڈر رہے ہیں حالاں کہ دور سے دیکھ رہے ہیں۔ وہ دشمنوں کی طرح اس سے منھ پھیر رہے ہیں اور گھاٹ پر آنے والوں کی طرح اسے دیکھ بھی رہے ہیں۔)

[۱۳۱] ابوالحسین مالک نے طرسوس میں کسی کے یہ اشعار پڑھے:

جعلــوا الحج حجة للفــراق　　واستحلوا تنــاقض الميثــاق

فوق تلك الجمــال من لو أقاموا　　لحملنـــا هــم على الأحــداق

وتمنيــت أن يكــون بعيدا　　والــذي بيننــا من الود بــاق

رب هجر يكون من خوف هجر　　وفراق يكــون خوف الفراق

(انھوں نے اس حج کو جدائی کا حج بنا دیا اور عہد شکنی کو روا رکھا، ان اونٹوں پر ایسے لوگ ہیں کہ اگر وہ اقامت کریں تو ہم انھیں اپنی آنکھوں میں بٹھائیں، میری خواہش ہے کہ وہ دور ہی رہے اور ہمارے درمیان کی محبت باقی رہے، بعض دوریاں کسی (بڑی) دوری کے خوف سے ہوتی ہیں اور بعض جدائی کسی (بڑی) جدائی کے ڈر سے ہوتی ہے۔)

والدین اور اولاد کی صحبت کے آداب:

صحبت و ہم نشینی کا ایک ادب یہ بھی ہے کہ انسان حسنِ سلوک کے ذریعہ اپنی اولاد کا نیکی پر تعاون کرے۔

[۱۳۲] حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

”اللہ تعالیٰ اب باپ پر رحمت نازل فرمائے جس نے حسنِ سلوک کے ذریعہ اپنی اولاد کا نیکی پر تعاون کیا“۔

دوستوں کا محبوب بننا:

صحبت ورفاقت کا ایک ادب یہ بھی ہے کہ حسنِ سلوک اور درگذر کے ذریعہ دوستوں کا محبوب بن جائے۔

[۱۳۳] رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''بھلائی کرو اس کے ساتھ جو اس کا اہل ہے اور اس کے ساتھ بھی جو اس کا اہل نہیں تو اگر تمھیں اس کا اہل نہ ملے تو تم تو اس کے اہل ہو۔''

[۱۳۴] رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''دین کے بعد اصل سمجھ داری، لوگوں کا محبوب بننا اور ہر نیک وبد کے ساتھ بھلائی کرنا ہے۔''

[۱۳۵] ابن ابی نجیم نے یہ اشعار پڑھے:

اصنع الخير ما استطعت إلى الناس وإن كنت لا تحيط بكله
فمتى تصنع الكثير من الخير إذا كنت تاركا لأقله

(جہاں تک ہو سکے لوگوں کے ساتھ بھلائی کرو اگرچہ تم ساری بھلائیاں نہیں کر سکتے، تو تم بہت سی بھلائی کب کروگے جب تھوڑی بھلائی چھوڑنے والے ہوگے۔)

[۱۳۶] ابن ابو منصور نے یہ اشعار کہے:

أذنب ذنبا عظيما وأنت أعظم منه
فخذ بعفوك أولا فاصفح بعفوك عنه
إن لم أكن في فعالي من الكرام فكنه

(میں بڑا جرم کر رہا ہوں اور تم اس سے بالاتر ہو، تو پہلے تم معافی کو اختیار کرو، پھر معاف کر کے درگذر کر دو، اگر میں اپنے افعال وکردار میں شریف نہیں تو تم ہو جاؤ۔)

[۱۳۷] ابن ابو منصور ہی نے یہ اشعار بھی کہے:

هبني أسأت كما تقول   فأين عـاطفة الأخوة
أو إن أسأت كما أسأتُ   فأين فضلك والمـروءة

(مان لو میں نے بدسلوکی کی جیسا کہ تم کہ رہے ہو تو بھائی چارے کا جذبہ کہاں گیا، یا اگر تم نے میری ہی طرح بدسلوکی کی تو تمھاری شرافت وانسانیت کہاں رخصت ہو گئی؟)

● **صحبت ورفاقت کا ایک ادب** یہ بھی ہے کہ دوستوں کے ساتھ ہمیشہ اچھی طرح رہے اگرچہ ان کے درمیان وحشت ونفرت پیدا ہو جائے اور بالقصد بھلائی کرنا نہ چھوڑے اور وہ راز فاش نہ کرے جو دوستی کے زمانہ میں اس کے علم میں آئے تھے۔

[۱۳۸] کسی شاعر نے یہ اشعار کہے:

نصل الصديق إذا أراد وصالنا   ونصدّ عنه صـدوده أحيـانا
إن صـدّ عنّي كل أكـرم معرضي   وجـدت عنه مذهبـا ومكانـا
لا مفشيـا بعد القطيعة سـرّه   بل كأنمـا من ذلـك ما استرعانا
إن الكـريم إن انقطـع ودّه   كتـم القبيـح وأظهر الإحسانا

(ہم دوست سے رشتہ جوڑتے ہیں جب وہ جوڑنا چاہتا ہے اور اسی کی طرح کبھی اس سے منھ موڑ لیتے ہیں، اگر وہ ہر عزت کی جگہ مجھ سے روگردانی کرتا ہے تو میں ایک اور راہ نکال لیتا ہوں جب کہ قطعِ تعلق کے بعد اس کا راز فاش نہیں کرتا، گویا اس نے مجھ سے اپنے راز کی حفاظت کی درخواست کی ہے، شریف انسان کی محبت کا رشتہ اگر ختم ہو جاتا ہے تو وہ برائی کو چھپاتا ہے اور بھلائی کو اجاگر کرتا ہے۔)

[۱۳۹] ھبۃ اللہ بن حسین نحوی فارسی ابو بکر علاف نے اپنے یہ اشعار سنائے:

للخـلّ فـوز بخلتين   مني نقـدا بغيـر دين
لأنني في الوصال أصفو   عـن كلّ ريب له ورين

وإنـــي لا أزال أحنـــو ... حنـــوهيـــن عليـــه لين
وبعـد هــذا أو ذاك سـر ... كالصفو من خالص اللجين
ومحـض ودّ بغيـر مـذق ... وصـدق عقد بغيـر مين
فإن دنـا بالوصــال مني ... أسكنتـه في سـواد عين
وإن جفـاني وصـد عـني ... حفظـت مـا بينـه وبيني
ولم أشب وهو لي مشوب ... مـا رأيت مـن أمـره شين

(دوست میری دو خصلتوں سے نقد (فی الفور) بہرہ ور ہوتا ہے، کیوں کہ ملاقات کے وقت میں ہر شک وشبہہ سے پاک رہتا ہوں۔ اور ہمیشہ نرمی بھری محبت کرتا رہتا ہوں اوراِس کے بعد یا اُس کے بعد (اُس کا راز) راز خالص اور صاف ستھری چاندی کی طرح رہتا ہے اور مخلصانہ اور بے لوث محبت اور جھوٹ سے پاک رشتہ رہتا ہے، تواگر وہ ملاقات کے ذریعہ مجھ سے قریب ہوتا ہے تو میں اسے اپنی آنکھ کی پتلی میں جگہ دیتا ہوں اور اگر مجھ سے بے رخی یا روگردانی کرتا ہے تو میں اپنے اور اس کے درمیان کے راز کی حفاظت کرتا ہوں، اس کے ساتھ کوئی آمیزش نہیں کرتا جب کہ وہ میرے لیے آمیزش والا ہوتا ہے اور اس کے معاملہ میں عیب نہیں دیکھتا۔)

عذر قبول کرنا:

● **صحبت ورفاقت کا ایک ادب** یہ بھی ہے کہ جو شخص تمھارے سامنے عذر پیش کرے اس کا عذر قبول کرو، چاہے وہ اس میں سچا ہو یا جھوٹا۔

[۱۴۰] مطرفی نے کسی کا یہ شعر پڑھا:

اقبل معاذير من تأتيك معتذرا ... إن برّ عندک فيما قال أو فجر

(تمھارے پاس جو عذر لے کر آئے اس کے عذر قبول کرو چاہے، اپنی بات میں وہ تمھارے نزدیک سچا ہو یا جھوٹا)۔

[۱۴۱] ابو محمد بن عبداللہ بن ابو سعد بیہقی نے ابو الحسن بن ابو العباس بیہقی کے یہ اشعار پڑھے:

قيل لي قد أساء إليك فلان   ومقام الفتى على الذل عار
قلت قد جاءنا فأحدث عذرا   ديـــة الذنب الاعتـــذار

(مجھ سے کہا گیا: کہ فلاں نے تمھارے ساتھ بد سلوکی کی ہے اور انسان کا ذلت کے ساتھ رہنا باعث ننگ وعار ہے۔ تو میں نے کہا: اس نے میرے پاس آکر عذر خواہی کی اور جرم کی دیت عذر خواہی ہے۔)

[۱۴۲] حضرت عبداللہ بن منازل نے فرمایا:

"مومن دوستوں کا عذر تلاش کرتا ہے جب کہ منافق ان کی لغزشوں پر عتاب کرتا ہے"۔

دوستوں کی حاجت روائی:

رفاقت وہم نشینی کا ایک ادب یہ بھی ہے کہ اس کے پاس جو حاجت لے کر آئے اس کی حاجت روائی کرے۔

[۱۴۳] حضرت جعفر بن محمد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا:

"میں اپنے دشمنوں کی حاجت روائی میں جلدی کرتا ہوں اس اندیشے سے کہ میں انھیں واپس کردوں تو کہیں وہ مجھ سے بے نیاز نہ ہوجائیں"۔

[۱۴۴] حضرت محمد بن منکدر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا:

"دنیا کی لذتوں میں سے صرف دوستوں کی حاجت برآری کی لذت باقی رہے گی"۔

گھر کی دوری شرافت اور عالی ظرفی بھلانے کا باعث ہرگز نہ بننے پائے:

صحبت ورفاقت کا ایک ادب یہ بھی ہے کہ گھر کی دوری شرافت اور عالی ظرفی بھلانے کا سبب ہرگز نہ بنے۔

[۱۴۵] ابوبکر بن ابی شیبہ حرانی نے یہ اشعار پڑھے:

لا تحسبن وإن دابينــا ترحــت　　أنـا سلــونا ولا أن الهـوى شغــلا
الله يعلــم أني منــذ لم أركــم　　لم يَحْلُ للعين شيء بعدكم حصلا
العين تأمل رؤياكم إذا اختلجت　　كالغيـث يحدث شــوقا كلما هطلا
إن يقــدر الله تيسيـرا لرحلتنا　　وأنسأنـا المـوت نجعـل نحوك الإبلا

(ہرگز یہ خیال نہ کرو کہ (تم سے دور ہوکر) ہم تسلی پاگئے ہیں اور ہماری محبت تمھیں فراموش کرگئی ہے، اللہ خوب جانتا ہے کہ جب سے میں نے تمہیں نہیں دیکھا اس کے بعد حاصل ہونے والی کوئی چیز آنکھ کو بھلی نہیں معلوم ہوئی۔ آنکھ دید کی آرزو کرتی ہے جب دل میں دید کا خیال آتا ہے جیسے جب بارش زور دار ہوتی ہے تو اور شوق پیدا کرتی ہے، اگر اللہ تعالی نے ہمارے سفر میں آسانی مقدر فرمادی اور موت کو موخر کردیا تو ہم اپنی سواریوں کا رخ تمھاری جانب کردیں گے۔)

[۱۴۶] ابن انباری کہتے ہیں کہ میں نے اپنے والد کو فرماتے ہوئے سنا:

"انسان کی شرافت یہ ہے کہ اپنے وطن سے محبت کرے اور دوستوں (سے ملاقات) کا مشتاق رہے۔"

● **صحبت ورفاقت کا ایک ادب یہ بھی ہے** کہ جب تم اپنے کسی دوست کو اپنے گھر بلاؤ تو بوقتِ ضرورت اس کے پاس کوئی پیام رساں بھیجو یا اسے کوئی رقعہ بھیجو۔

[۱۴۷] منصور فقیہ کے یہ اشعار مصنف نے لکھے:

إذا ما كان بينك من عشي　　وبين أخ من الإخوان وعدٌ
تجــدّد بالفداء له رســولا　　فإن حـوادث الأيــام تَغْـدُ

(جب تمھارے اور کسی دوست کے درمیان شام کو کوئی وعدہ ہو تو اس کے پاس اپنا قاصد بھیج کر اسے تازہ کردو کیوں کہ حوادثِ زمانہ آتے رہتے ہیں۔)

[۱۴۸] احمد بن جعفر جحظہ کہتے ہیں کہ میں ابراہیم مدینی کے پاس تھا، انھوں نے ابوالعینا سے کہا: آپ کل میرے پاس رہیں تو ابوعینا نے کہا: ایک رقعہ سے میری مدد کرو۔

احمد بن اسماعیل کاتب کے یہ اشعار ہیں:

إذا صـاحب لك واعدته ليوم اجتماع من الجمعة

فقـوّ عزيمتــه في الوفــا يتذكــره منك في رقعة

(جب تم اپنے کسی ساتھی سے کسی دن ملاقات کا وعدہ کرو تو اس کے ارادے کی تکمیل کو اس طور پر پختہ کرو کہ وہ تمھارے ایک رقعہ سے اسے یاد کرلے۔)

● **صحبت ورفاقت کا ایک ادب** یہ بھی ہے کہ اپنے ساتھیوں سے نہ چھپے اور نہ ہی انھیں خود سے چھپائے۔

[۱۴۹] ابن ابوداؤد کے یہ اشعار ہیں:

لا تتركني بباب الدار مطروحا فالحر ليس عن الإخوان يحتجب

هبني أتيت بلا معنى ولا سبب ألست أنت إلى معروفك السبب

(مجھے گھر کے دروازے پر پڑا ہوا نہ چھوڑ، کیوں کہ شریف انسان دوستوں سے چھپتا نہیں، مان لے میں تیرے پاس بے مقصد اور بلا وجہ آیا ہوں تو کیا تو بھلائی کا ذریعہ نہیں؟)

[۱۵۰] طاہر بن عبداللہ نے کسی کے یہ اشعار پڑھے:

قــل من يحجبني أيها الحاجب عني

هـذا منــك فإن عدت الباب فمنى

(اس سے کہہ دو جو مجھے روکتا ہے کہ اے مجھے روکنے والے! یہ (روکنا) تمھاری طرف سے ہے اور اگر میں دوبارہ دروازے پر آؤں تو میری طرف سے ہے۔)

● **رفاقت وہم نشینی کا ایک ادب** یہ بھی ہے کہ اپنے کان کو بری اور بے ہودہ گفتگو سننے سے محفوظ رکھے جس طرح زبان کو بری بات کہنے سے روکتا ہے۔

[۱۵۱] کیوں کہ نبی کریم ﷺ سے روایت ہے، آپ نے فرمایا: "اللہ تعالی ارشاد فرماتا ہے: "کہاں ہیں وہ لوگ جو اپنے کانوں کو بے ہودہ باتوں سے محفوظ رکھتے تھے؟ آج میں انھیں اپنی حمد و ثنا سناؤں گا۔"

[۱۵۲] نبی اکرم ﷺ سے روایت ہے:

"سننے والا بولنے والے کا شریک و سہیم ہوتا ہے۔"

[۱۵۳] کسی نے یہ اشعار کہے:

تــوخ من الطـرق أوســاطها ... وعــد عن الجــانب المشتبـه

فسمعك صُنْ عن سماع القبيح ... شــريك لقائلــه فانتبه

وكم أزعج الحـرص من طـالب ... فــوافى المنيــة في مطلبــه

(درمیانی راہ تلاش کرو اور مشتبہ پہلو سے دور رہو، اپنے کان کو بری بات سننے سے بچاؤ؛ کیوں کہ سننے والا بولنے والے کا شریک ہوتا ہے تو متنبہ ہو جاؤ، اور کتنے طلب گاروں کو لالچ نے پریشان کر دیا تو مقصد کی راہ میں انھیں موت آگئی۔)

● **صحبت و رفاقت کا ایک ادب یہ ہے** کہ دوستوں کے خط کا جواب دے اور اس میں کوتاہی نہ کرے۔

[۱۵۴] حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے، آپ نے فرمایا:

"میں سلام کے جواب کی طرح خط کا جواب بھی ضروری سمجھتا ہوں۔"

[۱۵۵] ابو علی تمیمی کاتب نے ابن ہنان کے یہ اشعار پڑھے:

إذا إليّ كتــب الخليـــل ... فحــق واجـب ردُّ الجـــواب

إذا الإخـوان فاتهم التلاقي ... فما صلة بأحسن من كتـاب

(جب دوست میرے پاس خط لکھتا ہے تو اس کا جواب دینا واجبی حق ہے۔ جب دوستوں سے ملاقات نہ ہو سکے تو خط سے بہتر ذریعہ کوئی نہیں۔)

● صحبت وہم نشینی کا ایک ادب یہ بھی ہے کہ ادب کے ساتھ اجازت لے اور سنت طریقے پر عمل کرے۔

[۱۵۶] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”اجازت لینا تین بار ہوتا ہے۔ پہلی مرتبہ تم (صاحب خانہ کو گھر کے اندر) خاموش کرنا چاہتے ہو، دوسری بار تم اس کی نیکی کے خواست گار ہوتے ہو، اور تیسری مرتبہ تمھیں یا تو اجازت مل جاتی ہے یا واپس کر دیے جاتے ہو“۔

دوستوں کو خوش کرنے والے کام:

● صحبت ورفاقت کا ایک ادب یہ بھی ہے کہ اگر کوئی دوست دعوت دے تو اس کی اجازت کے بغیر روزہ نہ رہے اور اگر روزے کی نیت کر لی ہے تو اس کو خوش کرنے کی خاطر روزہ توڑ دے۔

[۱۵۷] حضرت ابو سعید خدری سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لیے کھانا بنایا تو آپ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے ہمراہ تشریف لائے، جب کھانا رکھا گیا تو ان میں سے ایک شخص نے کہا: ”میں روزے سے ہوں“ تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”تمھارے لیے تمھارے بھائی نے پر تکلف دعوت کی ہے، اگر چاہو تو روزہ توڑ دو پھر کسی دن اس کی جگہ روزہ رکھ لینا“۔

دوستوں سے ملاقات:

صحبت وہم نشینی کا ایک ادب یہ بھی ہے کہ دوستوں سے ملاقات اور ان کی مزاج پرسی میں رغبت کرے۔

[۱۵۸] کیوں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:
”ایک شخص اپنے دوست سے ملاقات کرنے کے لیے اس کی بستی کی طرف نکلا، تو

اللہ تعالی نے اس کے راستہ پر ایک فرشتہ بھیجا، اس نے اس شخص سے کہا: ”اے بندۂ خدا! کہاں جارہے ہو؟“ اس نے کہا: ”اس بستی میں اپنے دوست سے ملاقات کے لیے جارہا ہوں“۔ اس فرشتہ نے کہا: ”تم اور تمھارا سفر بخیر وعافیت ہو۔“

[١٥٩] حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، آپ نے فرمایا:
”جب ہم اپنے کسی ساتھی کو نہ پاتے تو اس کے پاس آتے، اگر وہ بیمار ہوتا تو عیادت ہوجاتی، اگر کسی کام میں مصروف ہوتا تو اس کی مدد ہوجاتی اور اگر ان میں سے کچھ نہ ہوتا تو اس سے ملاقات ہوجاتی۔“

[١٦٠] حضرت ابوسعید محمد بن نصر بن منصور بلخی نے کسی کے یہ اشعار پڑھے:

نزوركم لا نكافئكم بجفوتكم　　إن المحـــب إذا لـــم يستـــزر زارا
يقرّب الشوق دارا وهي نازحة　　من عالج الشوق لم يستبعد الدارا

(ہم تم سے ملاقات کرلیتے ہیں اس طرح کہ تمھیں تمھاری بد خلقی کا بدلہ نہیں دیتے کیوں کہ محب جب ملاقات کا خواہاں نہیں ہوتا تب بھی ملاقات کرلیتا ہے، شوقِ ملاقات مکان کے دور ہوتے ہوئے بھی اسے قریب کردیتا ہے اور جسے ملاقات کا شوق ہوتا ہے وہ مکان کو دور نہیں سمجھتا۔)

● **صحبت ورفاقت کا ایک ادب یہ بھی ہے** کہ ہر شخص اپنے دوست کے ساتھ اسی کے طریقے اور روش کے مطابق رہے کہ کسی کی ہم نشینی اس کے طریقے اور روش سے ہٹ کر نہ کرہو؛ کیوں کہ اگر تم جاہل سے عالم کی صورت میں، غافل سے ہوش مندی کی صورت میں اور کلام سے عاجز و قاصر شخص سے زبان آور کی صورت میں ملنا چاہو گے تو اپنے ہم نشیں کو تکلیف دو گے۔

[١٦١] حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم نے یہ اشعار کہے:

لئن كنت محتـاجـا إلى الحـلـم إنني
إلى الجهل في بعض الأحايين أحوج

فمــن رام تقــويمى فـإني مقــوم
ومــن رام تعــويجي فـإني معـوج
ولي فــرس للحـلم بالحـلم ملجـم
ولي فــرس للجهل بالجـهل مشرج

(بخدا! اگر مجھے بردباری اور تحمل کی ضرورت ہوتی ہے تو بعض اوقات عدم تحمل اور نادانی کی اس سے زیادہ ضرورت ہوتی ہے جو میری اصلاح کا ارادہ کرے تو میں اصلاح پذیر ہوں اور جو میرے بگاڑ کا ارادہ کرے تو میں بگڑا ہوا ہوں، میرے پاس بردباری اور تحمل کا ایک گھوڑا ہے جسے حلم وبردباری کی لگام لگائی جاتی ہے اور میرے پاس عدم تحمل ونادانی کا ایک گھوڑا ہے جسے عدم تحمل اور ونادانی کی لگام لگائی جاتی ہے۔)

● صحبت ورفاقت کا ایک ادب یہ بھی ہے

[١٦٢] حضرت جعفر بن محمد صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا:

"ایک دن کی محبت صلہ رحمی ہے اور ایک مہینے کی محبت قرابت ہے اور ایک سال کی محبت مضبوط ومستحکم رشتہ ہے، جو شخص اسے قطع کرے گا اللہ تعالیٰ اسے کاٹ دے گا۔"

[١٦٣] حضرت علی بن عبیدہ ریحانی نے فرمایا:

"شریف لوگ جب ایک دوسرے سے نہیں ملتے شناشا رہتے ہیں اور جب ملاقات کر لیتے ہیں تو دوست ہو جاتے ہیں اور جب ایک دوسرے کے ساتھ رہائش اختیار کر لیتے ہیں تو ایک دوسرے کے وارث ہو جاتے ہیں۔"

[١٦٤] حضرت جعفر بن محمد صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: "بیس دن کی دوستی قرابت ہے"۔

دوستوں کے ساتھ انصاف:

صحبت ورفاقت کا ایک ادب یہ بھی ہے کہ دوستوں کے ساتھ عدل وانصاف کرے

اور اپنے مال سے ان کی غم خواری کرے۔

[۱۶۵] حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالٰی عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا:

"افضل اعمال میں سے اللہ کا ذکر کرنا، مومن کا عدل وانصاف کرنا اور اپنے مال سے بھائی کی غم خواری کرنا"۔

● **صحبت ورفاقت کا ایک ادب یہ بھی ہے کہ دوستوں کی بد خلقی پر صبر کرے اور دوستی کے بعد ان پر تہمت نہ لگائے۔**

[۱۶۶] محمد بن حسن ازدی نے کسی کے یہ اشعار پڑھے:

أخوك الذى لو جئت بالسيف عامدا

لتضربه لم يستفتك فى الودّ

ولو جئت تدعوه إلى الموت لم يكن

يردّك إبقاء عليك من الوجد

يرى فى الودّ عذر مقصّر

على أنه قد زاد على الحمد

(حقیقت میں تمھارا دوست وہ ہے کہ اگر تلوار لے کر تم اس کی گردن مارنے کے ارادے سے آؤ تب بھی وہ تم سے محبت کی وجہ سے کچھ نہ پوچھے، اگر تم اسے موت کی دعوت دینے آؤ تب وہ تمھیں محبت کی وجہ سے تم پر شفقت کرتے ہوئے نہ لوٹائے۔ اور وہ محبت میں کوتاہی کرنے والے کے عذر کو سمجھے اس طرح وہ مزید تعریف کا مستحق ہوگیا۔)

[۱۶۷] حضرت فضل بن یحیٰی نے فرمایا: "اس دوست پر صبر کرنا جسے عتاب کرو کسی دوست سے از سر نو دوستی کرنے سے بہتر ہے"۔

صحبت وہم نشینی کا جامع ادب:

[۱۶۸] حضرت یحییٰ بن اکثم نے فرمایا کہ خلیفہ مامون سے ہم نے ایک حدیث بیان کی تو کہا کہ اے امیر المومنین! ہمیں حضرت سفیان بن عیینہ نے عبد الملک سے روایت کر کے بتایا کہ جب حضرت علقمہ عطاری کی وفات کا وقت آیا تو انھوں نے اپنے بیٹے کو بلایا اور فرمایا: ”اے فرزندِ عزیز! اگر تمھیں لوگوں کی صحبت ورفاقت کی ضرورت پیش آئے تو ایسے شخص کو تلاش کرو کہ اگر تم اس سے کوئی بات کہو تو وہ اس کی حفاظت کرے، اگر اس کی صحبت میں رہو تو تمھیں آراستہ کردے، اگر تمھاری طرف سے کوئی اچھائی دیکھے تو اسے شمار کرے، اگر کوئی برائی دیکھتے تو اس سے منع کرے، اگر تم اس سے کچھ مانگو تو عطا کرے اور اگر تم خاموش رہو تو وہ گفتگو کا میں پہل کرے۔“

عبد الملک کا بیان ہے کہ میں نے یہ حدیث امام شعبی سے بیان کی تو انھوں نے فرمایا: ”تمھیں معلوم ہے انھوں نے یہ وصیت کیوں فرمائی؟ میں نے عرض کیا: ”نہیں“۔ تو فرمایا: ”اس لیے کہ وہ چاہتے تھے کہ یہ کسی کی صحبت میں نہ رہے؛ کیوں کہ یہ خصلتیں اب کسی ایک انسان میں جمع نہیں ہوسکتیں۔ تو مامون نے کہا: ”یہ کہاں ہوسکتا ہے؟“

● صحبت ورفاقت کا ایک ادب یہ بھی ہے کہ مشایخ کی عزت وناموس کا احترام کرے اور دوستوں کے ساتھ شفقت ومہربانی سے پیش آئے۔

[۱۶۹] حضرت اُبَی سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”وہ ہم میں سے نہیں جو ہمارے بڑوں کی تعظیم نہ کرے اور ہمارے چھوٹوں پر رحم نہ کرے“۔

[۱۷۰] رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

”اسلام میں بوڑھے ہونے والے شخص اور حافظ قرآن کی تعظیم اللہ کی تعظیم سے ہے۔“

گفتگو کے آداب:

صحبت ورفاقت کا ایک ادب یہ بھی ہے کہ نوعمر لوگ، بزرگوں کے سامنے بات نہ کریں۔

[۱۷۱] حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ قبیلہ جہینہ کا وفد نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا تو ایک لڑکا گفتگو کے لیے کھڑا ہوا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''بڑے کہاں ہیں؟''

سفر کے وقت دوستوں سے سلام:

اور صحبت ورفاقت کا ایک ادب یہ بھی ہے کہ انسان جب سفر کا ارادہ کرے تو اپنے ساتھیوں سے سلام کرے اور ان سے ملاقات کرے کیوں کہ ہوسکتا ہے ان میں سے کسی کی اس جانب کوئی ضرورت ہو جدھر یہ جا رہا ہے۔

[۱۷۲] حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''جب تم میں سے کوئی سفر کرے تو اپنے دوستوں سے سلام کرے کیوں کہ وہ اپنی دعاؤں کو اس کی دعا کے ساتھ ملا کر اس کی بھلائی میں اضافہ کریں گے۔''

دوستوں کے ساتھ اپنے رویّے میں تبدیلی سے بچو:

صحبت ورفاقت کا ایک ادب یہ بھی ہے کہ مال ودولت حاصل ہو جانے کی وجہ سے دوستوں کے ساتھ اپنا رویّہ نہ بدلے۔

[۱۷۳] مبرّد نے یہ اشعار کہے:

إن كانت الدنيا أنالتك ثروة — وأصبحت فيها بعد عسر ياسر

فقد كشف الإثراء عنك خلائقا — من اللوم كانت تحت ثوب من الفقر

(اگر دنیا تمھیں مال ودولت دلادے اور تم تنگ دستی کے بعد خوش حال ہو جاؤ تو مال داری

تمھاری ان قابل ملامت عادتوں کو ظاہر کردے گی جو غریبی کے لباس کے نیچے پوشیدہ تھیں۔)

[۱۷۴] ابن الانباری نے اس کے برعکس یہ اشعار کہے:

وإن عبيد الله لما حوى الغنى   وصار له من بين إخوانه مال

رأى خلة منهم تسد بماله   فشاطرهم حتى استوت بهم الحال

(بلاشبہہ اللہ کے بندے کو جب مال داری حاصل ہوجاتی ہے اور اس کے دوستوں کے درمیان اسے مال مل جاتا ہے تو وہ ان کی غربت دیکھ کر اپنے مال کے ذریعے اسے یوں دور کرتا ہے کہ انھیں اپنا نصف مال دے دیتا ہے یہاں تک ان کی حالت یکساں ہوجاتی ہے۔)

● **صحبت وہم نشینی کا ایک ادب یہ بھی ہے کہ دشمنی میں انتہا کو نہ پہنچے اور** عفو ودرگزر کی کوئی گنجائش باقی رکھے۔

[۱۷۵] کیوں کہ نبی کریم ﷺ سے مرفوعًا یا حضرت علی بن ابی طالب کرم اللہ وجہہ الکریم سے روایت ہے:

”اپنے دوست سے کچھ کم ہی دوستی کرو، ہوسکتا ہے کسی دن وہ تمھارا دشمن ہوجائے اور اپنے دشمن سے کچھ کم ہی دشمنی کرو، ہوسکتا ہے کسی دن وہ تمھارا دوست ہوجائے“۔

[۱۷۶] حضرت ابوہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

”اپنے دوست سے کچھ کم ہی دوستی کرو ہوسکتا ہے کسی دن وہ تمھارا دشمن ہوجائے اور اپنے دشمن سے کچھ کم ہی دشمنی کرو ہوسکتا ہے کسی دن وہ تمھارا دوست ہوجائے۔“

[۱۷۷] حضرت عبدالعزیز بن عمران نے فرمایا کہ حضرت سفیان بن حرب سے پوچھا گیا: کس چیز نے آپ کو اس شرف وبلندی تک پہنچادیا جسے آپ دیکھ رہے ہیں؟ تو انھوں نے فرمایا کہ میں نے جس سے بھی جھگڑا کیا اپنے اور اس کے درمیان صلح کی ایک جگہ مقرر کر لی یا ایک وقت مقرر کرلیا۔

● **صحبت ورفاقت کا ایک ادب یہ بھی ہے کہ لوگوں (کے مقام ومرتبے) کو**

پہچانے اور ان کے ساتھ اس طریقے سے رہے جس کے وہ مستحق ہوں۔

[۱۷۸] حضرت اسحاق بن ابراہیم حنظلی نے فرمایا کہ ایک نوجوان نے پیچھے سے آکر حضرت سفیان بن عیینہ سے سلام کیا اور کہا: ''اے سفیان! مجھ سے حدیث بیان کیجیے'' تو حضرت سفیان بن عیینہ نے اس کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا: ''اے نوجوان! جو شخص لوگوں کی قدر و منزلت سے ناآشنا ہو وہ اپنے مقام و مرتبہ سے اور بھی زیادہ ناآشنا ہوگا۔''

مومن ہی کی صحبت اختیار کرو:

صحبت و رفاقت کا ایک ادب یہ بھی ہے کہ اس کے ساتھ نہ رہے جو عقیدے میں اس کے مخالف ہو۔

[۱۷۹] حضرت یحییٰ بن معاذ نے فرمایا:

''تمھارا عقیدہ جس کے عقیدے کے خلاف ہو تمھارا دل بھی اس کے دل کے خلاف ہوگا۔''

● **صحبت و رفاقت کا ایک ادب یہ بھی ہے کہ محبت میں پہل کرنے والے کے حق کو پہچانے۔**

[۱۸۰] حضرت ہشام بن حجر بن بلال بن سعد نے فرمایا:

''جس نے تم سے محبت میں پہل کی وہ تمھارے شکریے کا مستحق ہے۔''

[۱۸۱] اسماعیل بن نجید فرماتے ہیں کہ عمرو بن لیث کے وزیر ابو نصر بن ابو ربیعہ، ابو عثمان بن اسماعیل واعظ سے ملاقات کے ارادے سے ان کے پاس گئے تو ابو عثمان انھیں دیکھ کر کھڑے ہو گئے پھر فرمایا: ''محبت میں پہل کرنے والا آغاز کرنے والا ہے اور اس کا بدلہ دینے والا اس کا اتباع کرنے والا ہے اور اتباع کرنے والا، پہل کرنے والے کو کہاں پا سکتا ہے۔''

[۱۸۲] ابو عمرو بن مصر نے یہ حکایت بیان کی اور اسی کے ضمن میں کہا کہ اس کے بعد ابو عثمان نے کہا: آپ نے محبت میں پہل کی، اور محبت میں پہل کرنے والے کا بدلہ

نہیں چکایا جاسکتا۔

● **صحبت ورفاقت کا ایک ادب یہ بھی ہے کہ سچی دوستی اور محبت کے بعد** تعریف اور اس میں مبالغہ آرائی چھوڑ دے۔

[۱۸۳] حضرت عبدالرحمن بن مہدی فرماتے ہیں:

"جب دوستی پختہ ہوجاتی ہے مدح وستائش ختم ہوجاتی ہے۔"

[۱۸۴] حجبی نے ایک شخص کو مخاطب کرکے کہا:

"میری محبت مجھے تمھاری تعریف کرنے سے روک رہی ہے۔"

خدااور رسول خدا کی صحبت کے آداب:

صحبت ورفاقت کئی طرح کی ہوتی ہے ان میں سے ہر ایک کے کچھ آداب اور لوازم ہیں۔

اللہ کے ساتھ صحبت (کا ادب) یہ ہے کہ اس کے احکام کی بجاآوری کرے، اس کے منع کیے ہوئے کاموں سے بچے، ہمیشہ اس کا ذکر کرے، اس کی کتاب کی تلاوت کرے، اور اگر اس کے دل میں کوئی ناپسندیدہ چیز کھٹکے تو اسرار الٰہی میں غور کرے، اس کے فیصلے پر راضی رہے، اس کی آزمائش پر صبر کرے، اس کی مخلوق کے ساتھ شفقت ومہربانی سے پیش آئے، اور اسی قسم کے شریفانہ اخلاق اپنائے۔

رسول اللہ ﷺ کے ساتھ صحبت (کا ادب) یہ ہے کہ آپ کی سنت کی پیروی کرے، بدعتوں سے پرہیز کرے، آپ کے صحابہ، اہل بیت، ازواج اور اولاد کی تعظیم کرے، ہر چھوٹی بڑی اور ان جیسی چیزوں میں آپ کی مخالفت سے بچے۔

صحابہ کرام اور اہل بیت رضوان اللہ علیہم کی صحبت کے آداب:

صحابہ کرام اور اہل بیت کے ساتھ صحبت (کا ادب) یہ ہے کہ ان کے لیے دعائے رحمت کرے، انھوں نے جسے مقدم رکھا اسے مقدم رکھے، ان کے تعلق سے اچھی بات کہے اور احکام وسنن میں ان کی بات تسلیم کرے۔

[۱۸۵] حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا:
"میرے صحابہ ستاروں کے مانند ہیں، ان میں سے جس کی بھی پیروی کرو گے ہدایت پا جاؤ گے۔

[۱۸۶] آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:
"میں تمھارے درمیان دو بھاری چیزیں چھوڑ رہا ہوں: کتاب اللہ اور اپنی عترت یعنی اہل بیت۔"

اولیاے کرام کی صحبت کے آداب:

اولیاء اللہ کے ساتھ صحبت (کا ادب) یہ ہے کہ ان کی عزت و تکریم کرے اور وہ اپنے اور اپنے مشائخ کے تعلق سے جو خبر دیں ان میں ان کی تصدیق کرے۔

[۱۸۷] نبی کریم ﷺ سے روایت ہے کہ اللہ تعالی ارشاد فرماتا ہے:
"جس نے میرے ولی کی توہین کی اس نے مجھ سے اعلانِ جنگ کیا"۔

سلطان کے ساتھ صحبت کے آداب:

سلطان کے ساتھ صحبت (کا ادب) یہ ہے کہ اس کی اطاعت کرے الّا یہ کہ گناہ یا کسی سنت کی خلاف ورزی کا حکم دے، تو جب ایسی باتوں کا حکم دے تو نہ اس کی بات سنے اور نہ مانے اور غائبانہ طور پر اللہ سے اس کی اصلاح کی دعا کرے، اس کے ہاتھ پر صلح کرے، تمام معاملات میں اس کی خیر خواہی کرے اور اس کے ساتھ نماز پڑھے اور جہاد کرے۔

[۱۸۸] نبی کریم ﷺ سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا:
"دین خیر خواہی ہے۔ صحابہ کرام نے عرض کیا: کس کے لیے؟ یا رسول اللہ!" آپ نے فرمایا: "اللہ کے لیے، اس کی کتاب کے لیے، اس کے رسول کے لیے، ائمہ مسلمین کے لیے اور عوام مسلمین کے لیے۔"

بیوی بچوں کی رفاقت کا ادب:

بیوی اور اولاد کے ساتھ صحبت ورفاقت (کا ادب) یہ ہے کہ ان کے ساتھ نرمی، خوش اخلاقی، کشادہ دلی اور کامل شفقت کے ساتھ پیش آئے، انھیں ادب وسنت کی تعلیم دے، انھیں طاعات پر آمادہ کرے۔ اللہ تعالی نے ارشاد فرمایا: ''یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا قُوْٓا اَنْفُسَکُمْ وَ اَھْلِیْکُمْ نَارًا وَّقُوْدُھَا النَّاسُ وَالْحِجَارَۃُ'' [التحریم:٦]

(اے ایمان والو! خود کو اور اپنے گھر والوں کو اس آگ سے بچاؤ جس کا ایندھن انسان اور پتھر ہیں)۔ ان کی لغزشوں کو درگزر کرے اور ان کی غلطیوں کو معاف کرے جب کہ گناہ اور معصیت نہ ہوں۔

[۱۸۹] کیوں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''عورت ٹیڑھی پسلی کی طرح ہے اگر اسے سیدھا کروگے تو ٹوٹ جائے گی، اگر اس کے ساتھ زندگی گزارنا ہو تو کجی کے ساتھ گزار لو۔

- **دوستوں کے ساتھ صحبت کا ادب** یہ ہے کہ ہمیشہ ان کے ساتھ خندہ پیشانی سے پیش آئے، بھلائی کرے، ان کی خوبیوں کو اجاگر کرے، ان کی برائیوں کو چھپائے، ان کے معمولی احسان کو زیادہ سمجھے اور ان کے ساتھ کیے گئے اپنے احسان کو معمولی گمان کرے، جان ومال سے ان کی حفاظت کرے اور ان کے ساتھ حسد، کینہ، ظلم، اذیت رسانی، تمام ناپسندیدہ چیزوں اور معذرت والی باتوں سے بچے۔

علماے کرام کے ساتھ صحبت کے آداب:

علما کے ساتھ صحبت (کا ادب) یہ ہے کہ ہمیشہ ان کی عزت وتکریم کرے، ان کی بات قبول کرے، اہم اور پیش آمدہ مسائل میں ان کی طرف رجوع کرے اور ان کے اس مقام ومرتبے کو بڑا سمجھے جسے اللہ نے بڑا کیا کہ انھیں اپنے نبی ﷺ کا نائب اور وارث بنایا۔

[۱۹۰] نبی کریم ﷺ سے روایت ہے کہ آپ نے ارشاد فرمایا:
"علما انبیا کے وارث ہیں"۔

والدین کے ساتھ صحبت ورفاقت کا ادب:

والدین کے ساتھ صحبت (کا ادب) یہ ہے کہ جان ومال کے ذریعے ان سے محبت کرے، ان کی زندگی میں ان کی خدمت کرے، ان کے وعدے کو پایۂ تکمیل تک پہنچائے، ہر وقت ان کے لیے دعا کرے جب تک وہ باحیات رہیں، موت کے بعد ان کے وعدے کی نگہداشت کرے، ان کے دشمنوں سے کنارہ کشی اختیار کرے اور ان کے دوستوں کا اکرام کرے۔

[۱۹۱] نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:
"بلاشبہہ سب سے بڑی نیکی یہ ہے کہ انسان اپنے والد کے دوستوں سے صلہ رحمی کرے۔"

[۱۹۲] حضرت ابو اسید مالک بن ربیعہ سے روایت ہے، وہ فرماتے ہیں:
"ہم رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں تھے کہ اسی درمیان قبیلہ بنو سلمہ کا ایک شخص آیا اور عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا والدین کے ساتھ حسن سلوک میں سے کچھ میرے ذمہ باقی ہے جو میں ان کی وفات کے بعد کروں؟ آپ نے فرمایا: "ہاں! ان کی نماز جنازہ پڑھو، ان کے لیے دعاے مغفرت کرو، ان کا وعدہ پورا کرو، ان کے دوستوں کا اکرام کرو اور اس رشتے کو جوڑو جس تک تم ان کے بغیر نہیں پہنچتے۔"

[۱۹۳] حضرت ابن حسن مکی نے فرمایا:
"یہ بھی نافرمانی ہے کہ تمھارے والد کی رائے کچھ ہو اور تمھاری راے اس کے خلاف ہو۔"

مہمان کے ساتھ رہنے کے آداب:

مہمان کے ساتھ رہنے (کا ادب) یہ ہے کہ اس کے ساتھ خندہ پیشانی اور کشادہ

روئی سے پیش آئے، اس سے اچھی گفتگو کرے، (اس کی آمد پر) خوشی کا اظہار کرے، اس کے امرونہی کے وقت حاضر رہے، اس کی فضیلت کا خیال رکھے اور اس کی قدرو منزلت کو سمجھے کہ اس نے اپنی آمد سے تمھیں شاد کام کیا اور تمھارے کھانے کو شرف قبول بخشا۔

[۱۹۴] حضرت مسعر بن کدام رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا:

”جو ہمیں دعوت دے اور ہم قبول نہ کریں تو اسے ہم پر فضیلت حاصل ہو گئی اور جب ہم اس کے یہاں حاضر ہو جائیں تو فضیلت ہماری جانب پلٹ آئی۔“

[۱۹۵] ابن الانباری نے یہ اشعار سنائے:

إنـك يا ابن جعفر نعـم الفتى ونعـم ماوىء طارق الحي أتى

ودون ضيف طرف الحي سوى صادف زادا أو حديثا مشتهى

إن الحـديث جانب من القرى (ثم اللحـاف بعد ذلك في الذرى)

(اے ابنِ جعفر! تم بلا شبہہ بہترین نوجوان ہو اور مہمان جب رات کو آئے تو اس کے لیے بہترین ٹھکانہ ہو۔ بہت سے مہمان رات میں سفر کرتے ہوئے قوم میں فروکش ہوئے، انھوں نے تیرے پاس توشہ اور دل لگی کی باتیں اپنی خواہش کے مطابق پائیں۔ بلا شبہہ مہمانوں سے گفتگو بھی ایک طرح کی مہمان نوازی ہے (اس کے بعد ایک عمدہ مکان میں عمدہ لحاف اوڑھنے کے لیے)۔

[۱۹۶] احمد بن عبید اللہ حرشی نے کہا کہ میں نے بصرہ میں ایک قلعہ کے دروازے پر یہ اشعار لکھے ہوئے دیکھے:

منـزلنـا هـذا لمـن أراده نحن سـواء فيه و الطـارق

فمن أتانا فيه فليحتكم فربنـا الواسـع و الـرازق

(ہمارا یہ مکان ہر اس شخص کے لیے ہے جو یہاں آنا چاہے، اس مکان میں ہم اور رات کو آنے والا مہمان برابر (کے شریک) ہیں۔ تو جو اس مکان میں ہمارے پاس آئے وہ اپنی مرضی

کے مطابق رہے؛کیوں کہ ہمارا پروردگار کشادگی فرمانے والااور رزق عطاکرنے والا ہے۔)

[۱۹۷] ترفقی نے یہ شعر پڑھا:

یسترسل الضیف فیما بیننا کرما
فلیس یعـرف فینـا أینـا الضیف

(سخاوت وفیاضی کی وجہ سے مہمان ہمارے درمیان ایسا بے تکلف ہوجاتا ہے کہ پتہ نہیں چلتاکہ ہم میں سے مہمان کون ہے۔)

اعضا کے آداب:

پھر ہر عضو کے کچھ خاص آداب ہیں۔ **آنکھ کے آداب** یہ ہیں کہ انسان اپنے دوست کو محبت وشفقت کی نگاہ سے دیکھے جسے وہ اور حاضرین بھی محسوس کریں اور اس کی نگاہ اس کی خوبیوں اور اس سے صادر ہونے والی اچھی چیزوں پر ہو اور اس کی آمد اور اس سے گفتگو کے وقت اس سے نگاہ نہ پھیرے۔

کان کے آداب یہ ہیں کہ اس کی گفتگو خواہش منداور لذت پانے والے شخص کی طرح سنے۔ اور جب تم اس سے گفتگو کرو تو اپنی نگاہ اس سے نہ پھیرو یا کسی وجہ سے اس کی بات نہ کاٹو اور اگر حالات ان چیزوں پر تمھیں مجبور کریں تو اس سے عذر خواہی کرلو اور اس کے سامنے اپنا عذر بیان کرو۔

زبان کے آداب یہ ہیں کہ تم اپنے دوستوں سے ان کی پسند کی باتیں کرو جب کہ وہ تمھاری بات سننے کے لیے مستعد ہوں، انھیں نصیحت کرو، انھیں ان کی بھلائی کی راہ دکھاؤ اور ان کے ساتھ اپنی گفتگو میں ایسا کوئی لفظ یا ایسی کوئی بات نہ لاؤ جن کے بارے میں یہ معلوم ہو کہ انھیں ناپسند ہیں۔ ان کے سامنے اپنی آواز بلند نہ کرو اور نہ ہی ان سے ایسی گفتگو کرو جسے وہ نہ سمجھ سکیں، ان کے علم اور سمجھ کے مطابق ان سے بات کرو۔

اور **ہاتھوں کے آداب** یہ ہیں کہ وہ دوستوں کی بھلائی اور مدد کے لیے کھلے رہیں

اور تم ان سے، ان کے ساتھ بھلائی کرنے سے اور جن چیزوں میں وہ مدد چاہیں ان میں ان کی مدد کرنے سے ہاتھ نہ کھینچو۔

پیروں کے آداب یہ ہیں کہ اپنے دوستوں کے پیچھے چلے، ان سے آگے نہ بڑھے اگر وہ اسے قریب کریں تو اتنا قریب ہو جائے جتنا قریب ہونے کی ان کی طرف سے ضرورت سمجھے پھر اپنی جگہ آجائے اور دوستوں پر بھروسا کر کے ان کے حقوق سے دست کش نہ ہو؛ کیوں کہ حضرت فضیل بن عیاض رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: ''دوستوں کے حقوق کی ادائگی نہ کرنا باعث ذلت ہے۔'' اور جب انھیں آتا ہوا دیکھے تو ان کے لیے کھڑا ہو جائے اور جب وہ بیٹھیں تبھی بیٹھے اور جہاں وہ بیٹھیں وہیں بیٹھے۔

[۱۹۸] منصور وغیرہ نے یہ اشعار کہے:

فلمـــا بصرنـــا به مقبلا حللنا الجثا وابتدرنا القياما

فلا تنـــكرن قيـــامي لـــه فإن الكريـــم يجـــل الكراما

(جب ہم نے اسے (دوست کو) آتے ہوئے دیکھا تو نشست چھوڑ کر تیزی کے ساتھ کھڑے ہوگئے، تو میرے کھڑے ہونے پر حیرت نہ کرو کیوں کہ ایک شریف انسان دوسرے شریف انسان کا احترام کرتا ہے۔)

ان سب باتوں سے یہ پتا چلتا ہے کہ ظاہری آداب، باطنی آداب کا عنوان ہیں۔

[۱۹۹] روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ایک شخص کو اپنی داڑھی چھوتے ہوئے دیکھا تو فرمایا: ''اگر اس کے دل میں عاجزی ہوتی تو اعضا میں بھی عاجزی ہوتی۔''

[۲۰۰] جب حضرت جنید رحمۃ اللہ تعالی علیہ نے حضرت ابوحفص سے کہا: ''آپ نے اپنے شاگردوں کو بادشاہوں کے (دربار کے) آداب سکھائے؟'' تو انھوں نے فرمایا: ''نہیں ابوحفص! لیکن ظاہری آداب باطنی آداب کے عنوان ہیں، اور خیال رہے کہ ہر وہ علم، حالت اور صحبت جو ادب کے دائرے سے نکل جائے وہ اسی شخص پر لوٹا دیا جاتا ہے۔''

[۲۰۱] کیوں کہ نبی اکرم ﷺ سے روایت ہے کہ آپ نے ارشاد فرمایا:

"میرے رب نے مجھے ادب دیا تو اچھا ادب دیا۔"

[۲۰۲] اور آپ ﷺ بلند اخلاق کو پسند فرماتے تھے۔

پھر یہ بھی یاد رہے کہ جس طرح مخلوق کی اور اپنے خاندان کی صحبت و رفاقت کے لیے ظاہر کی رعایت ضروری ہے اسی طرح باطن کی رعایت بدرجہ اولی ضروری ہے کیوں کہ اس پر اللہ کی نظر ہوتی ہے اور اس کے آداب یہ ہیں کہ ہمیشہ اخلاص، توکل، خوف ورجا، صبر ورضا، دل کی پاکیزگی، حسنِ ظن اور ان لوگوں کے معاملات کا اہتمام ہو۔

[۲۰۳] کیوں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"جو مسلمانوں کو اہمیت نہ دے وہ ان میں سے نہیں"۔

خاتمہ:

توجو شخص باطن میں ان آداب سے اور ظاہر میں ہمارے بیان کردہ آداب سے آراستہ ہو، امید ہے کہ وہ باتوفیق ہوگا۔ اور ہم اللہ سے دعا گو ہیں کہ ہمیں ہمارے تمام افعال، احوال اور اقوال میں اخلاق حسنہ کی توفیق عطا فرمائے، بد اخلاقیوں سے بچائے، ہمیں ہمارے کسی معاملے یا اسباب میں ہمارے اوپر نہ ڈالے اور اپنے فضل وکرم سے توقع کے مطابق ہماری نصرت وحمایت فرمائے۔ اللہ تعالی اس کی طاقت وقوت رکھتا ہے۔

والحمد لله رب العالمين وصلّى الله على أشرف الخلق وحبيب الحق سيدنا محمد خاتم النبيين وعلى آله وأصحابه وأزواجه وأنصاره وذريّته وأهل بيته الطيبين الطاهرين وتابعهم بإحسان إلى يوم الدين وهو حسبنا ونعم الوكيل.

مصادر الآحاديث والآثار

١. **سنن أبي داؤد،** لأبي داؤد سليمان بن الأشعث السجستاني، دار الكتاب العربي، بيروت، لبنان.

٢. **سنن الترمذي،** لأبي عيسى محمد بن عيسى الترمذي السلمي، تحقيق: أحمد محمد شاكر وآخرون، دار إحياء التراث العربي.

٣. **سنن الدارمي،** لأبي محمد عبد الله بن عبد الرحمن الدارمي، تحقيق :فواز أحمد زمرلي وخالد السبع العلمي، ط (١)، ١٤٠٧ھ، دار الكتاب العربي، بيروت

٤. **سنن النسائي الكبري،** لأبي عبد الرحمن أحمد بن شعيب النسائي، تحقيق: د. عبد الغفار البنداري، والسيد كسروي حسن، ط (١): ١٤١١ھ - ١٩٩١م ، دار الكتب العلمية، بيروت

٥. **شعب الإيمان،** للإمام الحافظ أبي بكر البيهقي، تحقيق: محمد سعيد بسيوني زغلول، ط: (١) ١٤١٠ھ، دار الكتب العلمية، بيروت.

٦. **صحيح ابن حبان**، للإمام أبي حاتم محمد بن حبان بن أحمد التميمي البستي، تحقيق: شعيب الأرنؤوط، ط(٢) ١٤١٤هـ- ١٩٩٣م، موسسة الرسالة، بيروت

٧. **صحيح البخاري**، للإمام أبي عبد الله محمد بن إسماعيل البخاري، ط (٣) ١٤٠٧هـ- ١٩٨٧م، دار ابن كثير اليمامة ، بيروت.

٨. **صحيح مسلم**، للإمام أبي الحسين مسلم بن الحجاج بن مسلم القشيري، النيسابوري، دار الجيل، بيروت.

٩. **كنز العمال**، للشيخ علاء الدين علي المتقي الهندي، تحقيق: بكري، حياني صفوة القاءط (٥) ١٤٠١هـ- ١٩٨١م موسسة الرسالة.

١٠. **المستدرك علي الصحيحين**، لمحمد بن عبد الله أبي عبد الله الحاكم النيسابوري تحقيق: مصطفى عبد القادر عطاء، وعلق عليه الإمام الذهبي، ط: (١)، ١٤١١هـ — ١٩٩٠م، دار الكتب العلمية، بيروت، لبنان.

١١. **مسند أبي يعلى**، للإمام أبي يعلي أحمد بن علي بن المثنى الموصلي التميمي، تحقيق: حسين سليم أسد، (ط) ١٤٠٤هـ- ١٩٨٤م، دار المأمون للتراث، دمشق

١٢.**مصنف عبد الرزاق**، للإمام أبي بكر عبد الرزاق بن همام الصنعاني، ط (٢) ١٤٠٣ﻫ، المكتب الإسلامي، بيروت

١٣. **المعجم الأوسط**، لأبي القاسم سليمان بن أحمد الطبراني ، تحقيق: طارق بن عوض الله بن محمد وعبد المحسن بن إبراهيم الحسيني، ط: ١٤١٥ﻫ، دار الحرمين، القاهرة.

١٤. **المعجم الكبير**، لأبي القاسم سليمان بن أحمد الطبراني، تحقيق: حمدي بن عبد المجيد، ط (٢) ١٤٠٤ﻫ-١٩٨٣م مكتبة العلوم والحكم، الموصل.